Globethics Repository

Al-Safa fi al-Tawassul wa al-Tabarruk bi al-Mustafa 2 (Part 2)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-09-15 05:28:05
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/184968

بَابٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ وِلَادَتِهِ وَقَبْلَ مَبْعَثِهِ

﴿حضور ﷺ کی ولادتِ مقدسہ اور بعثتِ مبارکہ سے قبل آپ سے توسّل﴾

١/١١. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِيْنَارٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ أَبِيْهِ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ

١: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: سُؤَالِ النَّاسِ الإِمَامَ الإستسقاءَ إذا قَحَطُوا، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٦٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ١/٤٠٥، الرقم: ١٢٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩٣، الرقم: ٥٦٧٣، ٢٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢١٨-٦٢١٩، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٤/٣٨٦، الرقم: ٧٧٠٠، والعسقلاني في تغليق التعليق، ٢/٣٨٩، الرقم: ١٠٠٩، وابن كثير في البداية والنهاية، ٤/٢، ٤٧١، والمزي في تحفة الأشراف، ٥/٣٥٩، الرقم: ٦٧٧٥-

الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ.

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

’’وہ گورے مکھڑے والے (محمد مصطفٰی ﷺ) کہ جن کے چہرۂ انور کے توسّل سے بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔‘‘

حضرت عمر بن حمزہ کہتے ہیں کہ حضرت سالم (بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم) نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا ہے: کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (رخِ زیبا) کے توسل سے بارش مانگی جاتی ہے تو آپ ﷺ (منبر سے) اترنے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے۔ مذکورہ بالا شعر حضرت ابو طالب کا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲/۱۲. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا تَمَثَّلَتْ بِهَذَا الْبَيْتِ وَأَبُو بَكْرٍ رضی الله عنه يَقْضِي:

۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۷، الرقم: ۲٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ۵/۲۷۹، الرقم: ۲٦۰٦۷، ٦/۵۳۵، الرقم: ۳۱۹٦۷، وفي ــ

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
رَبِيْعُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: ذَاکَ وَاللهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ یہ اشعار پڑھا کرتی تھیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ (ان شعار کے بارے میں) فیصلہ فرماتے تھے:

’’وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے توسّل سے بارش مانگی جاتی ہے۔ جو یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔‘‘

’’تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ شعر سن کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اس سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات والا صفات ہی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳/۱۳. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيْئَةَ قَالَ: يَا رَبِّ، أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِي

——————

.... كتاب الأدب، ۳۸۱/۱، الرقم: ۴۱۴، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۹۸/۳، والمروزي في مسند أبي بكر رضی اللہ عنہ، ۹۱/۱، الرقم: ۳۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۷۲/۸، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۱۵۸/۵۔

۳-۴: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۶۷۲/۲، الرقم: ۴۲۲۸، والبيهقي في دلائل النبوة، ۴۸۹/۵، والقاضي عياض في الشفا، ۲۲۷/۱، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۳۷/۷، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، —

فَقَالَ اللهُ: يَا آدَمُ، وَکَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، لِأَنَّکَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِکَ، وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوْحِکَ، رَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَی قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَکْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ فَعَلِمْتُ أَنَّکَ لَمْ تُضِفْ إِلَی اسْمِکَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْکَ، فَقَالَ اللهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ، اُدْعُنِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاکِرَ وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِْسْنَادِ.

’’حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی، تو انہوں نے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ سے محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد ﷺ کو کس طرح پہچان لیا حالانکہ ابھی تک میں نے انہیں پیدا بھی نہیں کیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! جب تو نے اپنے دستِ قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے ہر ستون پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ لکھا ہوا دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہوسکتا ہے جو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے

.... ۲/ ۱۵۰، وأيضًا في قاعدة جليلة في التوسل والوسيلة: ۸۴، وابن کثير في البداية والنهاية، ۱/ ۱۳۱، ۲/ ۲۹۱، ۱/ ۶، والسيوطي في الخصائص الکبری، ۱/ ۶، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ۱/ ۱۳۰، الرقم: ۲۰۶۔

محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تو نے سچ کہا ہے مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں، اب جبکہ تم نے ان کے وسیلے سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف فرما دیا اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی تخلیق نہ کرتا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٤/١٤. وذكر العلامة ابن تيمية: عَنْ مَيْسَرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ، وَاسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ، وَخَلَقَ الْعَرْشَ، كَتَبَ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَاتَمُ الْأُنْبِيَاءِ. وَخَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ الَّتِي أَسْكَنَهَا آدَمَ وَحَوَّاءَ، فَكَتَبَ اسْمِي عَلَى الْأَبْوَابِ وَالْأَوْرَاقِ وَالْقِبَابِ وَالْخِيَامِ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ، فَلَمَّا أَحْيَاهُ اللهُ تَعَالَى، نَظَرَ إِلَى الْعَرْشِ، فَرَأَى اسْمِي، فَأَخْبَرَهُ اللهُ أَنَّهُ سَيِّدُ وَلَدِكَ، فَلَمَّا غَرَّهُمَا الشَّيْطَانُ تَابَا وَاسْتَشْفَعَا بِاسْمِي إِلَيْهِ.

’’علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کو نبوت کب ملی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا اور پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے اسے سات آسمانوں میں تقسیم کر دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے عرش کو تخلیق کیا اور اس کی پیشانی پر لکھا: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَاتَمُ الْأُنْبِيَاءِ، ’’محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔‘‘ پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو تخلیق کیا کہ جہاں اس نے حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو بسایا تھا، تو جنت کے دروازوں، درختوں کے

پتوں، خیموں اور محلات پر میرا نام لکھا۔ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا فرمایا تو انہوں نے عرش پر میرا نام لکھا ہوا دیکھا، تب اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ (اے آدم!) وہ تیری اولاد کے سردار ہیں۔ اس لیے جب شیطان نے انہیں بہکایا تو انہوں نے توبہ کی اور میرے نام سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ اختیار کیا۔‘‘

١٥/٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ علیه السلام الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ، رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَی الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا غَفَرْتَ لِي، فَأَوْحَی اللهُ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَکَ اسْمُکَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَی عَرْشِکَ، فَرَأَيْتُ فِيْهِ مَکْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَکَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِکَ، فَأَوْحَی اللهُ عزوجل إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَلَوْلَاهُ، يَا آدَمُ، مَا خَلَقْتُکَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے (بغیر ارادہ کے) لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض گزار ہوئے: (یا اللہ!) اگر تو نے مجھے معاف نہیں کیا تو میں (میرے محبوب) محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف

٥-٦: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/١٨٢، الرقم: ٩٩٢، وفي المعجم الأوسط، ٦/٣١٣، الرقم: ٦٥٠٢، وابن تيمية في مجموع الفتاوی، ٢/١٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٣، والسيوطي في جامع الأحاديث، ١١/٩٤۔

فرما دے) تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: (اے آدم!) محمد مصطفیٰ کون ہیں؟ حضرت آدم نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام پاک ہے، جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا وہاں میں نے ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ'' لکھا ہوا دیکھا، لہٰذا میں جان گیا کہ یہ ضرور کوئی بڑی عظیم المرتبت ہستی ہے، جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ''اے آدم! وہ (محمد ﷺ) تمہاری نسل میں سے آخری نبی ہیں، اور ان کی امت بھی تمہاری نسل کی آخری امت ہو گی، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۶/٦. وذكر العلامة ابن تيمية: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَلَمَّا أَصَابَ آدَمَ الْخَطِيْئَةُ، رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: يَا رَبِّ، بِحَقِّ مُحَمَّدٍ إِلاَّ غَفَرْتَ لِي، فَأُوْحِيَ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: يَارَبِّ، إِنَّكَ لَمَّا أَتْمَمْتَ خَلْقِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِكَ، فَإِذَا عَلَيْهِ مَكْتُوْبٌ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ أَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَيْكَ، إِذْ قَرَنْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ، فَقَالَ: نَعَمْ، قَدْ غَفَرْتُ لَكَ، وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ.

''علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوگئی، تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور عرض کیا: اے میرے رب! میں محمد ﷺ کے توسل سے تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میری خطاء معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی کی: محمد ﷺ کیا ہیں؟ محمد ﷺ کون ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: مولا! جب تو نے میری تخلیق کو

مکمل کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا تو اس پر لکھا ہوا تھا: ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ'' تو میں جان گیا بے شک وہ تیری مخلوق میں سب سے بڑھ کر عزت و مرتبہ والے ہیں۔ تبھی تو، تو نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ جوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں اور میں نے تیری مغفرت فرما دی اور وہ تیری نسل سے آخری نبی ہوں گے، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا ہی نہ کرتا۔''

۷/۱۷. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَتْ يَهُوْدُ خَيْبَرَ تُقَاتِلُ غَطْفَانَ، فَكُلَّمَا الْتَقَوْا هُزِمَتْ يَهُوْدُ خَيْبَرَ، فَعَاذَتِ الْيَهُوْدُ بِهَذَا الدُّعَاءِ: اَللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي وَعَدْتَنَا أَنْ تُخْرِجَهُ لَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ، إِلَّا نَصَرْتَنَا عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَكَانُوْا إِذَا الْتَقَوْا دَعَوْا بِهَذَا الدُّعَاءِ فَهَزَمُوْا غَطْفَانَ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ كَفَرُوْا بِهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ: وَقَدْ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ بِکَ يَا مُحَمَّدُ عَلَى الْكَافِرِيْنَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالآجُرِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما نے فرمایا: خیبر کے یہودی غطفان قبیلے سے برسرِ پیکار رہا کرتے تھے، پس جب بھی دونوں کا سامنا ہوا یہودی شکست کھا گئے۔ پھر یہودیوں نے اس دعا کے ذریعے پناہ مانگی: اے اللہ ہم تجھ سے امی نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے سوال کرتے ہیں جنہیں تو نے آخری زمانہ میں ہمارے لیے بھیجنے کا ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ راوی کہتے ہیں: پس جب بھی وہ دشمن کے سامنے آئے تو انہوں نے یہی دعا مانگی اور غطفان (قبیلہ) کو شکست دی۔ لیکن جب

۷: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/۲۸۹، الرقم: ۳۰۴۲، والآجري في الشريعة: ٤٤۸، والبيهقي في دلائل النبوة، ۲/۷٦۔

حضور نبی اکرم ﷺ معبوث ہوئے تو انہوں نے (آپ ﷺ) کا انکار کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیت اتاری: حالانکہ اس سے پہلے وہ خود اے محمد! آپ کے وسیلے سے کافروں پر فتح یابی کی دعا مانگتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، آجری اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۸. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ يَهُوْدَ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَبْلَ مَبْعَثِهِ، فَلَمَّا بَعَثَهُ اللهُ ﷻ مِنَ

۸: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ۱/۵۲، الرقم: ٤٤، والعسقلاني في الإصابة، ۲/۳۸۳، الرقم: ۲۳۹۰، والطبري في جامع البيان، ۱/٤۱۱، وابن أبي حاتم في تفسيره، ۱/۱۷۲، الرقم: ۹۰۵، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/۱۲٥، والسيوطي في الدر المنثور، ۱/۲۱۷۔

وذكر المفسرون في تفاسيرهم هذا الحديث بألفاظ مختلفة وبروايات مختلفة ومن تلك التفاسير: الطبري في جامع البيان، ۱/۳۲۵،۲۳، والبغوي في معالم التنزيل، ۱/۹۳، والزمخشري في الكشاف، ۱/۱٦٤، وابن الجوزي في زاد المسير، ۱/۱۱٤، والرازي في التفسير الكبير، ۳/۱۸۰، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۲/۲۷، والبيضاوي في أنوار التنزيل، ۱/۲۲۸، والنسفي في مدارك التنزيل، ۱/٦۱، والخازن في لباب التأويل في معاني التنزيل، ۱/٦٥، وابن حبان الأندلسي في البحر المحيط، ۱/۳۰۳، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/۱۲٤،۱۱٦، ونظم الدرر في تناسب الآيات والسور، ۲/۳٦، والسيوطي في الجلالين: ۱٤، وأبو السعود في إرشاد العقل السليم، ۱/۱۲۸، وإسماعيل حقي في روح البيان، ۱/۱۷۹، والقاضي ثناء الله في تفسير المظهري، ۱/۹٤، والشوكاني في فتح القدير، ۱/۱۱۲، والآلوسي في تفسير روح المعاني، ۱/۳۲۰، وتفسير المنار، ۱/۳۸۱، ومجاهد بن جبير المخزومي في التفسير، ۱/۸۳۔

الْعَرَبِ كَفَرُوْا بِهِ، وَجَحَدُوْا مَا كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَبِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ رضي الله عنهما أَخُوْ بَنِي سَلَمَةَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ، اتَّقُوا اللهَ وَأَسْلِمُوْا، وَقَدْ كُنْتُمْ تَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ، وَإِنَّا أَهْلُ الشِّرْكِ، وَتُخْبِرُوْنَا بِأَنَّهُ مَبْعُوْثٌ، وَتَصِفُوْنَهُ لَنَا بِصِفَتِهِ، فَقَالَ سَلَّامُ بْنُ مِشْكَمٍ: مَا هُوَ بِالَّذِي كُنَّا نَذْكُرُ لَكُمْ، مَا جَاءَنَا بِشَيْءٍ نَعْرِفُهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ فِي ذَلِکَ مِنْ قَوْلِهِمْ: ﴿وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْاج فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَo﴾ [البقرة، ٢: ٨٩]. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالطَّبَرِيُّ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت سے قبل یہود آپ ﷺ کے وسیلہ سے اوس وخزرج پر فتح مانگا کرتے تھے،مگر جب اللہ نے آپ ﷺ کوعرب سے ظاہر کیا تو وہ آپ ﷺ کے منکر ہوگئے۔ایک مرتبہ بنوسلمہ کے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہما نے انہیں کہا: اے یہود! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اسلام لے آؤ،جب ہم اہل شرک تھے تو تم نامِ محمد ﷺ کے ساتھ ہم پر فتح مانگا کرتے تھے، آپ ﷺ کی بعثت اور سیرت کو ہم پر پیش کیا کرتے تھے۔ یہ سن کر سلام بن مشکم نے کہا: یہ وہ نبی نہیں جس کا ذکر ہم کرتے تھے اور جو صفات ہم بیان کیا کرتے تھے، وہ اس میں نہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ’’اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب (القرآن) آئی جو اس کتاب (تورات) کی اصلاً تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس موجود تھی، حالانکہ اس سے پہلے وہ خود (نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ اور ان پر اترنے والی کتاب قرآن کے وسیلے سے) کافروں پر فتحیابی کی

دعا مانگتے تھے۔ سو جب ان کے پاس وہی نبی (حضرت محمد ﷺ اپنے اوپر نازل ہونے والی کتاب قرآن کے ساتھ) تشریف لے آیا جسے وہ (پہلے ہی سے) پہچانتے تھے تو اسی کے منکر ہوگئے، پس ایسے دانستہ انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔''

اس حدیث کو امام ابو نعیم، طبری اور ابو حاتم نے روایت کیا ہے۔

١٩/٩. عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ ابْعَثْ لَنَا هَذَا النَّبِيَّ يَحْكُمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّاسِ يَسْتَفْتِحُوْنَ بِهِ أَي يَسْتَنْصِرُوْنَ بِهِ عَلَى النَّاسِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرِيُّ.

''حضرت علی ازدی رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ یہود کہا کرتے تھے: اے اللہ! ہمارے لئے اس نبی (اُمّی) کو بھیج جو ہمارے اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے، ان کے ذریعہ (اور وسیلہ سے) فتح طلب کرتے تھے یعنی ان کے وسیلہ سے لوگوں پر غلبہ مانگا کرتے تھے۔'' اس حدیث کو امام بیہقی اور طبری نے روایت کیا ہے۔

٢٠/١٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيْسَى عليه السلام، يَا عِيْسَى، آمِنْ بِمُحَمَّدٍ، وَأْمُرْ مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْ أُمَّتِكَ أَنْ يُؤْمِنُوْا بِهِ، فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ، مَا خَلَقْتُ آدَمَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ، مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ

٩: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٢/٧٦، والطبري في جامع البيان، ١/٤١١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٧٤۔

١٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٧١، الرقم: ٤٢٢٧، والخلال في السنة، ١/٢٦١، الرقم: ٣١٦، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٥/٢٩٩، الرقم: ٦٣٣٦، والعسقلاني في لسان الميزان، ٤/٣٥٤، الرقم: ١٠٤٠، و ابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/٢٨٧۔

وَلَا النَّارَ. وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ، فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَسَكَنَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْخَلَالُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: اے عیسیٰ! حضرت محمد (ﷺ) پر ایمان لے آؤ، اور اپنی امت کو بھی حکم دو کہ جو بھی ان کا زمانہ پائے تو (ضرور) ان پر ایمان لائے۔ (جان لو!) اگر محمد (ﷺ) نہ ہوتے، تو میں حضرت آدم (علیہ السلام) کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اور اگر محمد مصطفیٰ (ﷺ) نہ ہوتے، تو میں نہ جنت پیدا کرتا اور نہ دوزخ، جب میں نے پانی پر عرش بنایا تو اس میں لرزش پیدا ہوگئی، لہٰذا میں نے اس پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ لکھ دیا تو وہ ٹھہر گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور خلال نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام ذہبی نے بھی ان کی تائید کی ہے۔

٢١/١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ، فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَنَادَى بِالْأَذَانِ: اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ آدَمُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: آخِرُ وَلَدِكَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ.

١١: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠٧/٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٢٧١/٤، الرقم: ٦٧٩٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٣٧/٧۔

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (نازل ہونے کے بعد) انہوں نے وحشت و تنہائی محسوس کی تو (ان کی وحشت و تنہائی دور کرنے کے لئے) جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی: اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ دو مرتبہ کہا، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ دو مرتبہ کہا پس حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: محمد (ﷺ) کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ﷺ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو نعیم، ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٢٢/١٢. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَمَّا بَلَغَ وَلَدُ مُعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ أَرْبَعِيْنَ رَجُلًا، وَقَفُوْا عَلَى عَسْكَرِ مُوْسَى علیہ السلام، وَانْتَهَبُوْهُ، فَدَعَا عَلَيْهِمْ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ علیہ السلام، قَالَ: يَا رَبِّ، هٰؤُلَاءِ وَلَدُ مُعَدٍّ، قَدْ أَغَارُوْا عَلَى عَسْكَرِي، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: يَا مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ، لَا تَدْعُوْا عَلَيْهِمْ، فَإِنَّ مِنْهُمُ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ النَّذِيْرَ الْبَشِيْرَ بِجَنَّتِي، وَمِنْهُمُ الْأُمَّةَ الْمَرْحُوْمَةَ، أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ الَّذِيْنَ يَرْضَوْنَ مِنَ اللهِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ، وَيَرْضَى اللهُ مِنْهُمْ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ، فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِقَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، لِأَنَّ نَبِيَّهُمْ مُحَمَّدٌ ﷺ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمُتَوَاضِعُ فِي هَيْئَتِهِ، الْمُجْتَمَعُ لَهُ اللُّبُّ فِي

١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ١٤٠، الرقم: ٧٦٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢١٨۔

سُکُوْتِهِ، یَنْطِقُ بِالْحِکْمَةِ وَیَسْتَعْمِلُ الْحِلْمَ، أَخْرَجْتُهُ مِنْ خَیْرِ جِیْلٍ مِنْ أُمَّتِهِ قُرَیْشًا، ثُمَّ أَخْرَجْتُهُ مِنْ هَاشِمٍ صَفْوَةً مِنْ قُرَیْشٍ، فَهُمْ خَیْرٌ مِنْ خَیْرٍ إِلَی خَیْرٍ یَصِیْرُ، وَهُوَ وَأُمَّتُهُ إِلَی خَیْرٍ یَصِیْرُوْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب (آپ ﷺ کے اجداد کے قبیلہ میں سے ایک قبیلہ) معد بن عدنان کی تعداد چالیس افراد تک پہنچ گئی تو انہوں نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر پر حملہ کر دیا اور اسے لوٹ لیا۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے لئے بدعا کی: یا رب! یہ بنو سعد ہیں، جنہوں نے میرے لشکر کے ساتھ لڑائی کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل کی اور فرمایا: اے موسیٰ! ان کے لئے میری بارگاہ میں بدعا نہ کرنا کیونکہ ان کی نسل میں سے ہی نبی اُمی ﷺ مبعوث ہوں گے، جو ڈر سنانے والے اور میری جنت کی بشارت دینے والے ہیں، اور انہی کی نسل میں سے وہ امّتِ محمدیہ ﷺ ہے، جس پر رحم کیا گیا ہے، جو اللہ تعالیٰ سے تھوڑا رزق پانے پر بھی خوش ہو گی، اور اللہ تعالیٰ ان کے تھوڑے عمل پر (بھی) ان سے راضی ہو گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں محض کلمہ توحید ’’لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ‘‘ کے اقرار پر جنت میں داخل فرمائے گا، کیونکہ ان کے نبی، محمد ﷺ بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں۔ جو اپنے رہن سہن میں عاجزی و انکساری کرنے والے ہیں۔ جن کی خاموشی میں بھی حکمت و دانشمندی ہے۔ وہ حکمت و دانائی سے کلام فرماتے ہیں اور حلم و بردباری والے ہیں۔ میں نے انہیں ان کی امت میں بہترین طبقہ قریش میں سے پیدا فرمایا، پھر انہیں قریش میں سے پسندیدہ خاندان بنو ہاشم میں پیدا کیا، پس وہ بہترین لوگوں میں بہترین تر ہیں، اور بہتری کی طرف پیش قدمی فرمانے والے ہیں، اور ان کی امت بہتری کی طرف بڑھنے والی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

١٣/٢٣. عَنْ جُلْهَمَةَ بْنِ عُرْفُطَةَ قَالَ: قَدِمْتُ مَكَّةَ وَهُمْ فِي قَحْطٍ فَقَالَتْ قُرَيْشٌ: يَا أَبَا طَالِبٍ، أَقْحِطَ الْوَادِي وَأَجْدَبَ الْعِيَالُ، فَهَلُمَّ وَاسْتَسْقِ، فَخَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ، وَمَعَهُ غُلَامٌ، كَأَنَّهُ شَمْسُ دَجْنٍ تَجَلَّتْ عَنْهُ سَحَابَةٌ قَتْمَاءُ وَحَوْلَهُ أُغَيْلِمَةٌ، فَأَخَذَهُ أَبُوْ طَالِبٍ، فَأَلْصَقَ ظَهْرَهُ بِالْكَعْبَةِ، وَلَاذَ بِإِصْبَعِهِ الْغُلَامَ، وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزْعَةٌ، فَأَقْبَلَ السَّحَابُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، وَاغْدَقَ وَاغْدَوْدَقَ وَانْفَجَرَ لَهُ الْوَادِي، وَأَخْصَبَ الْبَدِيُّ وَالنَّادِي، فَفِي ذٰلِكَ يَقُوْلُ أَبُوْ طَالِبٍ:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ
يَلُوْذُ بِهِ الْهُلَّاكُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ
فَهُمْ عِنْدَه فِي نِعْمَةٍ وَفَوَاضِلِ

رَوَاهُ السَّيُوْطِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت جلہمہ بن عرفطہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ آیا، اس زمانے میں اہلِ مکہ قحط میں مبتلا تھے، پس قریش نے حضرت ابو طالب سے کہا کہ پورا علاقہ قحط زدہ ہو گیا ہے، اور لوگ قحط میں مبتلا ہیں، پس آپ جلدی تشریف لائیں اور بارش کے لئے دعا کریں۔ تب حضرت ابو طالب دعا کے لئے نکلے، اور ان کے ساتھ ایک اتنا خوبصورت لڑکا تھا، گویا سورج کالی گھٹا سے نکلا ہو اور اس کے اردگرد دیگر بچے تھے۔ پس

١٣: أخرجه السيوطي في الخصائص الكبرى، ١/١٤٦، والحلبي في السيرة، ١/١٩٠۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

حضرت ابو طالب نے اس لڑکے (محمد مصطفیٰ ﷺ) کو تھاما، اور اس کی پشت کو کعبہ سے لگا دیا، اور اپنی انگلیوں سے اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا اس وقت آسمان میں بادلوں کا نام و نشان نہ تھا، پس بادل ادھر ادھر سے اکٹھے ہونا شروع ہو گئے، اور پھر موسلا دھار بارش ہوئی، جس کی وجہ سے وادی پانی سے بھر گئی اور ہر طرف خوب خوشحالی و فراخی ہوگئی، اس بارے میں حضرت ابو طالب نے یہ اشعار کہے تھے:

’’وہ گورے مکھڑے والے (محمد مصطفیٰ ﷺ) کہ جن کے چہرۂ انور کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے، جو یتیموں کے ملجا اور بیواؤں کے فریادرس ہیں۔ بنو ہاشم کے ہلاک زدہ لوگ جن کی پناہ مانگتے ہیں۔ پس وہ (بنو ہاشم) ان کے ہوتے ہوئے خوب نعمتوں اور فراخی میں ہیں۔‘‘

امام سیوطی نے فرمایا کہ اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

بَابٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ فِي حَيَاتِهِ

﴿حضور ﷺ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں آپ سے توسّل﴾

١/٢٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَاللهُ الْمَوْعِدُ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مِسْكِيْنًا أَلْزَمُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ: مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي ثُمَّ يَقْبِضُهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: الحجة من قال: إن أحكام النبي ﷺ كانت ظاهر وما كان يغيب بعضهم من مشاهد النبي ﷺ وأمور الإسلام، ٦/٢٦٧٧، الرقم: ٦٩٢١، وفي كتاب: البيوع، باب: ما جاء في قول الله تعالى: فإذا قضيت الصلاة، ٢/٧٢١، الرقم: ١٩٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي هريرة الدوسي رضی الله عنه، ٤/١٩٣٩-١٩٤٠، الرقم: ٢٤٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤٠، الرقم: ٧٢٧٣، وابن حبان في الصحيح، ١٦/١٠٤، الرقم: ٧١٥٣، وأبو يعلى في المسند، ١١/١٢١، الرقم: ٦٢٤٨، والطبراني في مسند الشاميين، ٤/١٧٠، الرقم: ٣٠٢٦-

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ ابو ہریرہ تو رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں کثرت سے بیان کرتے ہیں، حالانکہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے، میں ایک غریب آدمی تھا، پیٹ بھر روٹی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سائے کی طرح لگا رہتا تھا جبکہ مہاجرین تو بازاروں کی خرید و فروخت میں مشغول ہوتے اور انصار اپنی کھیتی باڑی میں مصروف ہوتے۔ چنانچہ ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ میری گفتگو ختم ہونے تک کون اپنی چادر پھیلائے رکھے گا؟ اور پھر سمیٹ لے تو وہ کوئی چیز بھولے گا نہیں۔ یہ سنتے ہی جو چادر میرے اوپر تھی وہ میں نے پھیلا دی۔ پس قسم ہے اُس ذات کی جس نے اُنہیں حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ جو میں نے اُن سے سنا اس میں سے کچھ نہیں بھولا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٢٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أَسْمَعُ مِنْکَ حَدِيْثًا کَثِيْرًا أَنْسَاهُ؟ قَالَ: ابْسُطْ رِدَائَکَ. فَبَسَطْتُهُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ. فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت سی احادیث سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ؟ میں نے اپنی چادر پھیلا دی۔ آپ ﷺ نے (فضا میں سے کچھ) چُلّو بھر بھر

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: العلم، باب: حفظ العلم، ١/٥٦، الرقم: ١١٩، ومسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي هريرة الدوسي رضی الله عنه، ٤/١٩٣٩، الرقم: ٢٤٩١، والترمذي في السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب لأبی هريرة رضی الله عنه، ٥/٦٨٤، الرقم: ٣٨٣٤-٣٨٣٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٤٧، الرقم: ٨٨١، وأبو يعلی في المسند، ١١/١٢١، الرقم: ٦٢٤٨۔

کر اس میں ڈال دیئے اور فرمایا: اسے سینے سے لگا لو۔ میں نے ایسا ہی کیا: پس اس کے بعد میں کبھی کچھ نہیں بھولا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٢٦. عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا قَالَ: اَللَّهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرَ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللهَ لَهُمْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○﴾

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: دعاء النبي ﷺ اجعلها عليهم سنين كسني يوسف، ١/٣٤١، الرقم: ٩٦٢، وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: وراودته التي هو في بيتها عن نفسه وغلقت الأبواب وقالت هيت لك، ٤/١٧٣٠، الرقم: ٤٤١٦، وفي باب: تفسير سورة آلم غلبت الروم، ٤/١٧٩١، الرقم: ٤٤٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفة القيامة والجنة والنار، باب: الدخان، ٤/٢١٥٥، الرقم: ٢٧٩٨، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الدخان، ٥/٢٩٧، الرقم: ٣٢٥٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥٦، الرقم: ١١٤٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٣١،٤٤١، الرقم: ٤١٤٠، ٤٢٠٦، والحميدي في المسند، ١/٦٣، الرقم: ١١٦، وابن حبان في الصحيح، ١١/٨٠، الرقم:٤٧٦٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢٢١، وأبو يعلى في المسند، ٩/٧٨، الرقم: ٥١٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٢١٤، الرقم: ٩٠٤٦۔ ٩٠٤٨۔

[الدخان، ٤٤: ١٠] إِلَى قَوْلِهِ: ﴿إِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَo﴾ [الدخان، ٤٤: ١٦] فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّوْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو کہا: اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما پس قحط پڑ گیا اور سب چیزیں برباد ہوگئیں یہاں تک کہ لوگوں نے کھالیں اور مردار تک کھائے اور جب ان میں سے کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کے باعث دھواں سا نظر آتا پس ابو سفیان نے آ کر کہا: اے محمد ﷺ! آپ اللہ کا حکم ماننے اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جبکہ آپ کی قوم ہلاک ہوگئی۔ ان کے لئے اللہ سے دعا کیجئے اللہ تعالی نے فرمایا ''اس روز کا انتظار کرو جب آسمان واضح طور پر دھواں لائے گا۔ اور پھر فرمایا جس روز ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے۔ بطشة سے مراد یوم بدر ہے جبکہ دھواں، پکڑ، تسلط اور آیت روم گزر چکیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٢٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ١/٣٤٩، الرقم: ٩٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، وابن الجارود في المنتقى، ١/٧٥، الرقم: ٢٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٢١، الرقم: ٥٦٣٠، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/١٠٧، الرقم: ١٥٦، والعسقلاني في فتح الباري، ٢/٥٠٦، والعيني في عمدة القاري، ٧/٥٥، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٩٧، والنووي في شرحه على صحيح مسلم، ٦/١٩٤۔

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَکَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ قَالَ: فَثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالُ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِه حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ قَالَ: فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِکَ وَفِي الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيْهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِکَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَمَا جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَاءِ إِلَّا تَفَرَّجَتْ حَتّٰى صَارَتِ الْمَدِيْنَةُ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ حَتّٰى سَالَ الْوَادِي وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا قَالَ: فَلَمْ يَجِيءُ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں لوگ سخت قحط کی لپیٹ میں آ گئے ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ہم پر بارش برسائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ اس وقت آسمان میں کوئی بادل نہیں تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی وقت پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ پھر آپ ﷺ ابھی منبر سے نیچے تشریف بھی نہیں لائے تھے کہ میں نے بارش کے قطرے آپ ﷺ کی ریش مبارک سے ٹپکتے ہوئے دیکھے۔ پس ہم پر

اُس روز، اس سے اگلے روز بلکہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہی اعرابی یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال غرق ہو گیا، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ بلند فرمائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہمارے اوپر نہیں۔ پس آپ ﷺ دست مبارک سے آسمان کی جس طرف اشارہ کرتے ادھر سے بادل پھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ تھالی کی طرح ہو گیا اور قناۃ نالہ ایک مہینے تک بہتا رہا۔ راوی کا بیان ہے کہ جو آتا وہ اس بارش کی افادیت کا ذکر ضرور کرتا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٨/٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَکَتِ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَمُطِرُوْا مِنْ جُمُعَةٍ إِلَی جُمُعَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَی رَسُوْلِ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء إذا انقطعت السبل من کثرة المطر، ١/٣٤٥، الرقم: ٩٧١، ومسلم في الصحيح، کتاب: صلاة الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، والنسائي في السنن، کتاب: الاستسقاء، باب: متی يستسقی الإمام، ٣/١٥٤، الرقم: ١٥٠٤، وفي السنن الکبری، ١/٥٥٥، الرقم: ١٨٠٥، ومالك في الموطأ، کتاب: النداء للصلاة، باب: ما جاء في الاستسقاء، ١/١٩١، الرقم: ٤٥٠، والشافعي في المسند، ١/٧٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٩٢، الرقم: ٤٩١١، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٠٤، الرقم: ٢٨٥٧، والربيع في المسند، ١/٢٠٠، الرقم: ٤٩٦، وابن سعد في الطبقات الکبری، ١/٢٩٧، والطبراني في الدعاء، ١/٦٠٠، الرقم: ٢١٨٧۔

اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ عَلَى رُءُوْسِ الْجِبَالِ وَالْآكَامِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! (قحط سالی کی وجہ سے) مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے فرمائیں (اس کی التجاء پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی۔ پھر ایک آدمی آ کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر (برسا)۔ پس مدینہ منورہ کے اوپر سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گیا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٩/٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: الاستسقاء في المسجد الجامع، ١/٣٤٣، الرقم: ٩٦٧، و في باب: الاستسقاء في خطبة الجمعة غير مستقبل القبلة، ١/٣٤٤، الرقم: ٩٦٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٢، الرقم: ٨٩٧، والنسائي في السنن، كتاب: الاستسقاء، باب: ذكر الدعاء، ٣/١٦١، الرقم: ١٥١٨، وفي السنن الكبرى، ١/٥٦٠، الرقم: ١٨٢٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٤٤، الرقم: ١٧٨٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٤٣، ٣٥٤، الرقم: ٦١٧٦، ٦٢٢٩۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

كَانَ وِجَاهَ الْمِنبَرِ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَائِمًا فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ يُغِيْثُنَا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللَّهُمَّ اسْقِنَا، اَللَّهُمَّ اسْقِنَا، اَللَّهُمَّ اسْقِنَا قَالَ أَنَسٌ رضی الله عنه: وَلَا وَاللهِ، مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةً وَلَا شَيْئًا وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ: فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ قَالَ: وَاللهِ، مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِکَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ يُمْسِكُهَا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللَّهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالْآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ: فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز ایک آدمی منبر کے سامنے والے دروازے سے داخل ہوا جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ دے رہے تھے۔ وہ شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ ہم پر بارش برسائے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند فرمائے اور دعا کی: اے اللہ! ہمیں بارش سے سیراب فرما۔ اے اللہ! ہمیں بارش سے سیراب فرما۔ اے اللہ! ہمیں بارش سے

سیراب فرما۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اس وقت ہم نے آسمان پر کوئی بادل یا ابر کا ٹکڑا وغیرہ نہیں دیکھا تھا اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا عمارت تھی۔ پس اس کے پیچھے سے ڈھال کے برابر بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا جب آسمان کے درمیان آ گیا تو پھیل گیا۔ پھر اس قدر بارش ہوئی کہ خدا کی قسم! ہم نے ایک ہفتہ تک سورج کا منہ تک نہیں دیکھا۔ پھر اگلے جمعہ کو ایک آدمی اسی دروازے سے اندر داخل ہوا جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے، وہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اسے روک لے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسے ہم پر نہیں۔ اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں، پہاڑیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر۔ تو اسی وقت بارش رک گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧/٣٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة، ١/٣١٥، الرقم: ٨٩١، وفي باب: من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ١/٣٤٩، الرقم: ٩٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب، الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، والنسائي في السنن، كتاب: الاستسقاء، باب: رفع الإمام يديه عند مسألة إمساك المطر، ٣/١٦٦، الرقم: ١٥٢٨، وابن الجارود في المنتقى، ١/٧٥، الرقم: ٢٥٦، والطبراني في الدعاء، ١/٢٩٧، الرقم: ٩٥٧۔

فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ ﷺ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِکَ وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَامَ ذٰلِکَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ: غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِيءُ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے۔ ایک مرتبہ جب حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے۔ ہم نے اس وقت آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا تک نہیں دیکھا تھا، پھر قسم اس کی ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! آپ ﷺ نے ہاتھ کیا اٹھائے کہ پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ آپ ﷺ منبر سے اترے بھی نہیں کہ میں نے بارش کے قطرے آپ ﷺ کی ریش مبارک سے ٹپکتے دیکھے۔ اس روز بارش برسی، اگلے روز بھی، اس سے اگلے روز بھی یہاں تک کہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی اعرابی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا شخص اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال ڈوب گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ پس آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا، ہم پر نہیں۔ پس جس طرف دست مبارک سے اشارہ کرتے ادھر کے بادل چھٹ جاتے یہاں

تک کہ مدینہ منورہ ایک دائرہ سا بن گیا۔ قناۃ نامی نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ اس بارش کا حال بیان کرتا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨/٣١. عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه فَقَالَ : إِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَئُوْا عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوْا فِيْهَا وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ فَجَاءَهُ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَکَ هَلَكُوْا فَادْعُ اللهَ فَقَرَأَ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ [الدخان، ٤٤: ١٠] ثُمَّ عَادُوْا إِلَى كُفْرِهِمْ فَذَلِکَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ﴾ [الدخان، ٤٤: ١٦] يَوْمَ بَدْرٍ. قَالَ أَبُوْ عَبْدُ اللهِ: وَزَادَ أَسْبَاطٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسُقُوا الْغَيْثَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا وَشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ قَالَ: اَللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَأْسِهِ فَسُقُوا النَّاسُ حَوْلَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے کہا (کفار) قریش نے اسلام لانے میں (حددرجہ)

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: إذا استشفع المشركون بالمسلمين عند القحط، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٧٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٥٢، الرقم: ٦٢٢١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٤/٢٩٧، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٤/٢٧٣، والزرقاني في شرح المواهب اللدنية، ١١/١٤٤۔

تاخیر کی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے بددعا کی۔ انہیں قحط سالی نے پکڑ لیا، یہاں تک کہ وہ مرنے لگے اور مردار اور ہڈیاں کھانے پر مجبور ہوگئے ۔ پھر ابوسفیان آپ ﷺ کے پاس آیا اورعرض گذار ہوا اے محمد ﷺ آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم مررہی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔تو آپ ﷺ نے پڑھا ''پس اس دن کا انتظار کیجیے جس دن آسمان سے ایک نظر آنے والا دھواں ظاہر ہوگا۔'' پھر وہ اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے ۔چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (لیکن یاد رکھو کہ) جس دن ہم سخت (پکڑ) پکڑیں گے۔'' سے مراد یوم بدر ہے۔ حضرت ابوعبد اللہ نے کہا: اور اسباط نے منصور کے حوالے سے یہ اضافہ کیا ہے: پس رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تو بارش ہوئی اور لگا تار سات دن تک ہوتی رہی پھر لوگوں نے بارش کی کثرت کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ (بارش) ہمارے گردو پیش پر برسا ،ہم پر نہ برسا ۔ چنانچہ بادل آپ ﷺ کے سرمبارک سے ہٹ گئے اوران کے اردگرد بارش جاری رہی۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٩/٣٢. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ،

:٩ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ١٣١٣/٣، الرقم: ٣٣٨٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ٦١٤/٢، الرقم: ٨٩٧، وأبوداود في السنن، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب: رفع اليدين في الاستسقاء، ٣٠٤/١، الرقم: ١١٧٤، والبخاري في الأدب المفرد، ٢١٤/١، الرقم: ٦١٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩٥/٣، الرقم: ٢٦٠١، وفي الدعاء، ٥٩٦/١ـ ٥٩٧، الرقم: ٢١٧٩، وابن عبد البر في الاستذكار، ٤٣٤/٢، والحسيني في البيان والتعريف، ٢٦/٢، الرقم: ٩٥٧ـ

هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِکَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيْلٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ایک دفعہ اہل مدینہ (شدید) قحط سے دوچار ہوگئے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہوگئے، بکریاں مرگئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں پانی مرحمت فرمائے۔ آپ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر کر جمع ہوگئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر (آئندہ جمعہ) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر تباہ ہو رہے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔ تو آپ ﷺ (اس شخص کی بات سن کر) مسکرا پڑے اور (اپنے سرِ اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ’’ہمیں چھوڑ کر ہمارے گرداگرد برسو۔‘‘ تو ہم نے دیکھا کہ اسی وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ تاج ہیں (یعنی تاج کی طرح دائرہ کی شکل میں پھیل گئے)۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٣٣/ ١٠. عن يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ رضي الله عنه فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ؟ فَقَالَ: هَذِهِ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’یزید بن ابوعبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا تو دریافت کیا کہ اے ابومسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ زخم مجھے غزوۂ خیبر میں آیا تھا۔ لوگ تو یہی کہنے لگے تھے کہ سلمہ کا آخری وقت آ پہنچا ہے لیکن میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ پس آپ ﷺ نے اس پر تین مرتبہ دم فرمایا تو مجھے اب تک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٤/ ١١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: عَطِشَ

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ٤/ ١٥٤١، الرقم: ٣٩٦٩، وأبو داود في السنن، كتاب، الطب، باب: كيف الرقي، ٤/ ١٢، الرقم: ٣٨٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٤٨، الرقم: ١٦٥٦٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٤٣٩، الرقم: ٦٥١٠، والروياني في المسند، ٢/ ٢٤٨، الرقم: ١١٣٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٢/ ٩٤۔ ٩٥۔

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في ـــ

النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَالَكُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَابَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی (جبکہ پانی کی سخت قلت تھی)۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً

-------- الإسلام، ٣/١٣١٠، الرقم: ٣٣٨٣، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة الحديبية، ٤/١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢١-٣٩٢٣، وفي كتاب: الأشربة، باب: شرب البركة والماءِ المبارك، ٥/٢١٣٥، الرقم: ٥٣١٦، وفي كتاب: التفسير/الفتح، باب: إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ: (١٨)، ٤/١٨٣١، الرقم: ٤٥٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢٩، الرقم: ١٤٥٦٢، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٦٥، الرقم: ١٢٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٨٠، الرقم: ٦٥٤٢، والدارمي في السنن، ١/٢١، الرقم: ٢٧، وأبو يعلى في المسند، ٤/٨٢، الرقم: ٢١٠٧، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٢٧٢، وابن الجعد في المسند، ١/٢٩، الرقم: ٨٢۔

چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے (خوب پانی) پیا اور وضو بھی کر لیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے افراد تھے؟ انہوں نے فرمایا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۵/ ۱۲. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَرَکَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ، وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِيْنَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِي لِکَي لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ، فَمَشَی حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا، ثُمَّ آخَرَ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْزِعُوْهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ، وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد محترم (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ) وفات پا گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ سو میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے والد نے (وفات کے بعد) پیچھے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس (اس کی ادائیگی کے لئے) کچھ بھی نہیں ماسوائے جو کھجور کے (چند) درختوں سے جو پیداوار حاصل ہوتی ہے اور ان سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہیں ہو گا۔ آپ ﷺ

۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۳/ ۱۳۱۲، الرقم: ۳۳۸۷، وفي کتاب: البيوع، باب: الکيل علی البائع والمعطي، ۲/ ۷۴۸، الرقم: ۲۰۲۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۳۶۵، الرقم: ۱۴۹۷۷۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں سو آپ ﷺ (ان کے ساتھ تشریف لے گئے اور ان کے) کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے گرد پھرے اور دعا کی پھر دوسرے ڈھیر (کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا) اس کے بعد آپ ﷺ ایک ڈھیر پر بیٹھ گئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو ماپ کر دیتے جاؤ سو سب قرض خواہوں کا پورا قرض ادا کر دیا گیا اور اتنی ہی کھجوریں بچ بھی گئیں جتنی کہ قرض میں دی تھیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۳۶. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ رضی الله عنه وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوْا مِنْ دَيْنِهِ فَطَلَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوْا فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ وَعَذْقَ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ

۱۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: البيوع، باب: الكيل على البائع والمعطي، ٢/٧٤٨، الرقم: ٢٠٢٠، وفي كتاب: الاستقراض وأداء الديون والحجر والتفليس، باب: الشفاعة في وضع الدين، ٢/٨٤٧، الرقم: ٢٢٧٥، وأبو داود في السنن، كتاب: الوصايا، باب: ما جاء في الرجل يموت وعليه دين وله وفاء، ٣/١١٨، الرقم: ٢٨٨٤، والنسائي في السنن، كتاب: الوصايا، باب: قضاء الدين قبل الميراث، ٦/٢٤٥، الرقم: ٣٦٣٧-٣٦٣٨، وفي السنن الكبرى، ٤/١٠٥، الرقم: ٦٤٦٤-٦٤٦٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأحكام، باب: أداء الدين عن الميت، ٢/٨١٣، الرقم: ٢٤٣٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٤، الرقم: ٣١٧١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١٣، الرقم: ١٤٣٩٨، وأبو يعلى في المسند، ٣/٤٣١، الرقم: ١٩٢١، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٥٩٣، والعيني في عمدة القاري، ١١/٢٤٦، الرقم: ٧٢١٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٣/٢١٨۔

فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاهُ أَوْ فِي وَسَطِهِ ثُمَّ قَالَ: كِلْ لِلْقَوْمِ فَكِلْتُهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيءٌ.

وفي رواية عنه: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّاهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ان کے والد) حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ میں نے قرض خواہوں کے (بے پناہ) تقاضا پر حضور نبی اکرم ﷺ سے مدد چاہی کہ وہ لوگ اپنے قرض سے کچھ گھٹا دیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلایا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جاؤ اور ہر قسم کی کھجوریں علیحدہ رکھنا یعنی عجوہ ایک طرف اور غدق ایک طرف۔ پھر میرے لیے پیغام بھیج دینا۔ میں نے ایسا ہی کر کے حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے پیغام بھیج دیا۔ آپ ﷺ ان کے اوپر یا درمیان میں بیٹھ گئے، پھر مجھے فرمایا: لوگوں کو ناپ ناپ کر دیتے جاؤ۔ میں نے انہیں ناپ ناپ کر دیں یہاں تک کہ سب کا قرض ادا کر دیا اور میری تمام کھجوریں بچ رہیں گویا ایک بھی کم نہ ہوئی۔ ایک روایت میں حضرت جابر نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کی وہ ناپتے رہے (اور لوگوں کو دیتے رہے) یہاں تک کہ سب کے قرض کی ادائیگی کر دی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٧/١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَدْعُوْ أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ

١٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي هريرة الدوسي رضی اللہ عنہ، ٤/١٩٣٨، الرقم: ٢٤٩١، وأحمد بن حنبل في ـــ

وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَتْنِي فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا أَكْرَهُ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي كُنْتُ أَدْعُوْ أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبَى عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعَتْنِي فِيْکَ مَا أَكْرَهُ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ أُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَکَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ: فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللهُ دَعْوَتَکَ وَهَدَى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يُحَبِّبَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ حَبِّبْ

.... المسند، ٢/٣١٩، الرقم: ٨٢٤٢، وابن حبان في الصحيح، ١٦/١٠٧، الرقم: ٧١٥٤، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٧، الرقم: ٤٢٤٠، وقال: هذا حديث صحيح الإسناد، والبغوی في شرح السنة، ١٣/٣٠٦، الرقم: ٣٧٢٦، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، كتاب: الفضائل، ٣/٢٩٧، الرقم: ٥٧٩٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/٣٢٨، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٨٥، الرقم: ٧٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦٧/٣٢٥۔

عُبَيْدَکَ هٰذَا يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَی عِبَادِکَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھیں، میں ان کو اسلام کی دعوت دیتا تھا، ایک دن میں نے ان کو دعوت دی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق ایسی بات کہی جو مجھ کو ناگوار گزری، میں روتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، میں نے کہا یا رسول اللہ! میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا تھا وہ انکار کرتی تھی، آج میں نے اس کو دعوت دی تو اس نے آپ کے متعلق ایسا کلمہ کہا جو مجھے ناگوار گزرا، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے‘‘ میں رسول اللہ ﷺ کی دعا لے کر خوشی سے روانہ ہوا، جب میں گھر کے دروازہ پر پہنچا تو دروازہ بند تھا، ماں نے میرے قدموں کی آہٹ سن لی، اس نے کہا اے ابوہریرہ! اپنی جگہ ٹھہرو، پھر میں نے پانی گرنے کی آواز سنی، میری ماں نے غسل کیا اور قمیص پہنی اور جلدی میں بغیر دوپٹہ کے باہر آئیں، پھر دروازہ کھولا اور کہا: اے ابوہریرہ میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، پھر میں خوشی سے روتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو بشارت ہو، اللہ نے آپ کی دعا قبول کر لی اور ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دی، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور کلمہ خیر فرمایا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ میری اور میری ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں ڈال دے، اور ہمارے دلوں میں ان کی محبت ڈال دے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اپنے اس بندے (حضور کی مراد ابوہریرہ تھے) اور اس کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دلوں میں پیدا کردے، اور مومنوں کی محبت ان کے

دل میں ڈال دے، پھر ایسا کوئی مسلمان پیدا نہیں ہوا جو میرا ذکر سن کر یا مجھے دیکھ کر مجھ سے محبت نہ کرے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳۸/۱۵. عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبِ الْأَسْلَمِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: سَلْ، فَقُلْتُ: أَسْأَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذَلِکَ قُلْتُ: هُوَ ذَاکَ، قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِکَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ربیع بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رات کو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں رہا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے استنجاء اور وضو کے لئے پانی لاتا ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ’’(اے ربیعہ!) مانگو کیا مانگتے ہو۔‘‘ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ سے جنت کی رفاقت مانگتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ ’’اور کچھ‘‘ میں نے کہا مجھے یہی کافی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (جنت تو عطا کر دی) اب تم کثرتِ سجود سے اپنے معاملے میں میری مدد کرو۔‘‘

۱۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: فضل السجود والحث عليه، ۱/۳۵۳، الرقم: ٤٨٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: وقت قيام النبي ﷺ من الليل، ۲/۳۵، الرقم: ۱۳۲۰، والنسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: فضل السجود، ۲/۲۲۷، الرقم: ۱۱۳۸، وفي السنن الكبرى، ۱/۲٤۲، الرقم: ۷۲٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٥۹، الرقم: ۱٦٦۲۸، والبغوي في شرح السنة، ۳/۱٤۹، الرقم: ٦٥٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٥٦، الرقم: ٤٥۷۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/٤٨٦، الرقم: ٤۳٤٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۱٥۲، الرقم: ٥٦٤۔

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٦/٣٩. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَی النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَکَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: ادْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّيَ رَکْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: ﴿اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَی رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَی. اَللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ أَبُو

١٦-١٩: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: في دعاء الضعيف، ٥/٥٦٩، الرقم: ٣٥٧٨، والنسائي في السنن الکبری، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٤-١٠٤٩٥، وابن ماجه في السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في صلاة الحاجة، ١/٤٤١، الرقم: ١٣٨٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٨، الرقم: ١٧٢٧٩-١٧٢٨٢، والحاکم في المستدرک، ١/٤٥٨، ٧٠٠، ٧٠٧، الرقم: ١١٨٠، ١٩٠٩، ١٩٢٩، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، وفي المعجم الکبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، والبخاري في التاريخ الکبير، ٦/٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٣٧٩، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١/٤١٧، الرقم: ٦٥٨-٦٦٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/١٦٦، والفسوي في المعرفة والتاريخ، ٣/٢٩٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٧٢، الرقم: ١٠١٨، وابن تيمية في مجموع الفتاوی، ١/٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٧٩۔

عِيسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيْحٌ.

٤٠/ ١٧. وفي رواية لأحمد: قَالَ: فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ.

’’حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے خیر و عافیت (یعنی بینائی کے لوٹ آنے) کی دعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لئے (ابھی) دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا) دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ دعا کرنا: ﴿اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ. يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى. اَللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾ ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں نبی رحمت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے، اے محمد ﷺ میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکار دوعالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور البانی نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

’’اور امام احمد کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ تب اس شخص نے فوراً ہی وہ عمل

کیا اور اسی وقت صحت یاب ہوگیا۔‘‘

۴۱/۱۸. وفي رواية: قَالَ عُثْمَانُ: فَوَاللهِ مَا تَفَرَّقْنَا وَلَا طَالَ بِنَا الْحَدِيْثُ حَتَّی دَخَلَ الرَّجُلُ وَکَأَنَّهُ لَمْ يَکُنْ بِهِ ضَرٌّ قَطُّ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَی شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

’’اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس خدا کی قسم! ابھی ہم وہاں سے اٹھے تھے کہ اور نہ ہی اس بات کو زیادہ دیر گزری تھی کہ وہ آدمی دوبارہ اس حال میں آیا کہ جیسے اُسے کبھی کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

۴۲/۱۹. وذکر العلامة ابن تيمية: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا أَعْمَی أَتَی النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أُصِبْتُ فِي بَصَرِي فَادْعُ اللهَ لِي قَالَ: اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ وَصَلِّ رَکْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي سَائِلُکَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِنَبِيِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، أَسْتَشْفِعُ بِکَ عَلَی رَبِّي فِي رَدِّ بَصَرِي، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْنِي فِي نَفْسِي وَشَفِّعْ نَبِيِّ فِي رَدِّ بَصَرِي، وَإِنْ کَانَتْ حَاجَةٌ فَافْعَلْ مِثْلَ ذٰلِکَ فَرَدَّ اللهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ.

’’علامہ ابن تیمیہ نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بصارت جواب دے گئی ہے۔ آپ! میرے حق میں دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ

نے فرمایا: جاؤ وضو کرو اور پھر دو رکعت نماز پڑھو پھر کہو: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد مصطفیٰ ﷺ جو کہ تیرے رحیم نبی ہیں ان کے توسّل سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں یا محمد! میں آپ کے توسّل سے اپنے رب سے اپنی بینائی کی شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے شفاء عطا فرما اور اپنے نبی ﷺ کی شفاعت میرے بینائی کے لوٹانے میں قبول فرما۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تجھے پھر بھی آرام نہ آئے تو دوبارہ ایسا کرنا، تو اللہ نے اسے بینائی عطا فرما دی۔''

٤٣/ ٢٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بَوَاكِي فَقَالَ: اَللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلاً غَيْرَ آجِلٍ قَالَ: فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ لوگ روتے ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور قحط سالی سے نجات کے لیے دعا کی درخواست کی) تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی ''اے اللہ! ہم پر (ایسی) بارش برسا جو ضرورت کو پوری کرے، اچھے انجام والی، سبزہ اگانے والی، نقصان سے مبّرا اور نفع مند، جلد برسنے والی، دیر نہ کرنے والی ہو۔'' راوی کا بیان ہے کہ اسی وقت ان کو بادلوں نے

٢٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: رفع اليدين في الدعاء، ١/٣٠٣، الرقم: ١١٦٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣٣٥، الرقم: ١٤١٦، والحاكم في المستدرك، ١/٤٧٥، الرقم: ١٢٢٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٣٥، الرقم: ٦٢٣٠، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٣/٤٣٣۔

گھیر لیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداؤد، ابن خزیمہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٤٤/٢١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَقَدْ جِئْتُکَ مِنْ عِنْدِ قَوْمٍ مَا يَتَزَوَّدُ لَهُمْ رَاعٍ وَلَا يَخْطِرُ لَهُمْ فَحْلٌ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا طَبَقًا مَرِيْعًا غَدَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ ثُمَّ نَزَلَ فَمَا يَأْتِيْهِ أَحَدٌ مِنْ وَجْهٍ مِنَ الْوُجُوْهِ إِلَّا قَالُوْا: قَدْ أُحْيِيْنَا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَحْمَدُ، وَقَالَ الْکِنَانِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ ایک دیہات کے رہنے والے صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں ایسی قوم کی جانب سے حاضر ہوا ہوں جن کے چرواہوں

٢١: أخرجه ابن ماجه في السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ١/٤٠٤، الرقم: ١٢٧٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٤، الرقم: ٣١٧٧١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٣٥، الرقم: ١٨٠٩٠، والطيالسي في المسند، ١/١٦٦، الرقم: ١٢٠٠، والطبراني في المعجم الکبير، ١٢/١٣٠، الرقم: ١٢٦٧٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٥٢٧، الرقم: ٥١٠، وابن عبد البر في الاستذکار، ٢/٤٣١، وفي التمهيد، ٢٣/٤٣٣، والمزي في تهذيب الکمال، ٢٦/٥٧٥، والکناني في مصباح الزجاجة، ١/٥١، الرقم: ٤٤٩۔

کے پاس توشہ آخرت نہیں اور ان کا کوئی نر جانور حرم نہیں اچھالتا (کمزوری کی وجہ سے) تو آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر یہ دعا کی: ''اے اللہ! ہمیں پانی پلا زمین کو بھرنے والا (جس سے تالاب و ندیاں بھر جائیں) خوب برسنے والا، جلد برسنے والا نہ کہ تاخیر سے برسنے والا، نفع مند نہ کہ نقصان دہ'' پھر منبر سے نیچے تشریف لے آئے اس کے بعد جس جانب سے بھی کوئی آتا یہی کہتا کہ ہمارے ہاں بارش ہوئی ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح اور رجال ثقہ ہیں۔

٤٥/٢٢. عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اسْتَسْقِ اللهَ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، اسْقِنَا غَيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا طَبَقًا عَاجِلاً غَيْرَ رَائِثٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ قَالَ: فَمَا جَمَّعُوْا حَتَّى أُجِيْبُوْا قَالَ: فَأَتَوْهُ فَشَكَوْا إِلَيْهِ الْمَطَرَ فَقَالُوْا: يَا

٢٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ٤٠٤/١، الرقم: ١٢٦٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٨/٦، الرقم: ٢٩٢٢٥، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٣٢٣/١، و عبد الرزاق في المصنف، ٩٨/٣، الرقم: ٤٩٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٣٥/٤، الرقم: ١٨٠٩٠، والحاكم في المستدرك، ٤٧٦/١ـ٤٧٧، الرقم: ١٢٢٦ـ١٢٢٧، والطيالسي في المسند، ١٦٦/١، الرقم: ١١٩٩، وعبد بن حميد في المسند، ١٤٥/١، الرقم: ٣٧٢، والبيهقي في السنن الصغرى، ٤٢١/١، الرقم: ٧٤٩، وفي السنن الكبرى، ٣٣٥/٣، الرقم: ٦٢٣٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٨/٧، الرقم: ٦٧٥٤، وفي المعجم الكبير، ٣١٨/٢٠، الرقم: ٧٥٥ـ٧٥٦ والعسقلاني في فتح الباري، ٥١٢/٢ـ

رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَجَعَلَ السَّحَابُ يَنْقَطِعُ يَمِيْنًا وَشِمَالاً.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ نَحْوَهُ وَالطَّحَاوِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ إِسْنَادُهُ عَلَی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت کعب بن مُرّہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا فرمائیں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ بلند کئے اور دعا کی: ’’اے اللہ! ہمیں پانی پلا زمین کو بھر دینے والا (یعنی جس سے تالاب وندیاں خوب بھر جائیں) خوب برسنے والا، جلد برسنے والا نہ کہ دیر سے (برسنے والا)، نفع مند نہ کہ نقصان دہ‘‘ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (آپ ﷺ کی اس دعا کو فوراً بعد) لوگ ابھی نمازِ جمعہ سے فارغ بھی نہیں ہوئے تھے کہ خوب بارش برسنے لگی۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہت زیادہ بارش ہو جانے کی شکایت کی اور عرض کیا: یارسول اللہ! مکانات گرنے لگے ہیں تو آپ ﷺ نے یہ دعا کی: ’’اے اللہ! ہمارے اردگرد برسے ہمارے اوپر نہ برسے‘‘ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فوراً بارش (شہر مدینہ سے) چھٹ کر دائیں بائیں برسنا شروع ہوگئی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ اسی طرح عبدالرزاق، طحاوی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی اسناد بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٢٣/٤٦. عَنِ الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ رَجُلًا مُخْتَضِبًا

٢٣: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٩/٤٦٦، الرقم: ١٨٠٣٨، وابن سعد في الطبقات الكبری، ٣/٥١٦، والهندي في كنز العمال، ٩/١٠۔

بِصُفْرَةٍ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ جَرِيْدَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: حَطٌّ وَرْسٍ، فَطَعَنَ بِالْجَرِيْدَةِ فِي بَطْنِ الرَّجُلِ وَقَالَ: أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا؟ قَالَ: فَأَثَّرَ فِي بَطْنِهِ وَمَا أَدْمَاهَا، فَقَالَ: الرَّجُلُ: اَلْقَوْدُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ النَّاسُ: أَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَقْتَصُّ فَقَالَ: مَا بِشْرَةُ أَحَدٍ فَضَّلَ اللهُ عَلَى بِشْرَتِي، قَالَ: فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَطْنِهِ ثُمَّ قَالَ: اقْتَصَّ، فَقَبَّلَ الرَّجُلُ بَطْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: أَدْعُهَا لَکَ أَنْ تَشْفَعَ لِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ سَعْدٍ، وَقَالَ ابْنُ سَعْدٍ: ذٰلِکَ الرَّجُلُ سَوَادُ بْنُ عَزِيَّةَ بْنِ وَهْبِ بْنِ يَلِي بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَافِ بْنِ قُضَاعَةَ شَهِدَ بَدْرًا وَأُحُدٍ وَالْخَنْدَقِ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

’’حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک آدمی سے ملے جس نے زرد رنگ کا خضاب لگایا ہوا تھا اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ نے اس کو تنبیہ کرتے ہوئے چھڑی سے اس کے پیٹ میں کچوکا لگایا اور فرمایا کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا۔ اس شخص کے پیٹ پر کچھ خراش آ گئی جس سے خون نکل آیا اس نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ مجھے بدلہ دیجئے لوگوں نے کہا کیا تو رسول اللہ ﷺ سے بدلہ لے گا؟ اس نے کہا کہ کسی انسان کے جسم کو اللہ تعالیٰ نے میرے جسم پر فضیلت نہیں دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے جسم سے کپڑا اٹھا دیا اور کہا کہ تم بدلہ لے لو۔ اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کا جسم مبارک چوم لیا عرض کیا میں آپ ﷺ سے اس کے وسیلہ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ بروز قیامت میری شفاعت فرمائیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام عبدالرزاق اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

’’امام ابن سعد نے فرمایا کہ وہ صحابی سواد بن عزیہ بن وہب بن یلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے جنہوں نے غزوہ بدر، اُحد اور خندق کے ساتھ ساتھ دیگر تمام مواقع پر حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شرکت کی تھی۔‘‘

٤٧/٢٤. عَنِ الْحَسَنِ رضی الله عنه قَالَ: کَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: سَوَادَةُ بْنُ عَمْرٍو رضی الله عنه يَتَخَلَّقُ کَأَنَّهُ عُرْجُوْنٌ، وَکَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَآهُ يَعُضُّ لَهُ قَالَ: فَجَاءَ يَوْمًا وَهُوَ يَتَخَلَّقُ فَأَهْوَی لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِعُوْدٍ کَانَ فِي يَدِهِ فَجَرَحَهُ، فَقَالَ: الْقِصَاصِ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَعْطَاهُ الْعُوْدَ وَکَانَ عَلَی النَّبِيِّ ﷺ قَمِيْصَانِ قَالَ: فَجَعَلَ يَرْفَعُهُمَا فَنَهَرَهُ النَّاسُ قَالَ: فَکَشَفَ عَنْهُ حَتَّی انْتَهَی إِلَی الْمَکَانِ الَّذِي جَرَحَهُ فَرَمَی بِالْقَضِيْبِ وَعَلَّقَهُ يُقَبِّلُهُ وَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَدَعُهَا لَکَ أَنْ تَشْفَعَ لِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ قَانِعٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت حسن رضی الله عنه سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص جس کا نام سوادہ بن عمرو رضی الله عنه تھا وہ بہت زیادہ خوشبو استعمال کرتے تھے حضور نبی اکرم ﷺ جب ان کو دیکھتے تو بہت خوش ہوتے ایک دن وہ حاضر ہوئے تو انہوں نے خلوق لگائی ہوئی تھی تو حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی سے اس کے پیٹ میں کچوکا لگایا تو اس نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ ﷺ مجھے بدلہ دیجئے آپ ﷺ نے اس کو وہ چھڑی تھما دی اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس پر دو قمیصیں تھیں حضور ﷺ نے وہ قمیصیں اپنے جسد اقدس

٢٤: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٩/٤٦٧، الرقم: ١٨٠٣٩، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢/١٢٢، الرقم: ٥٨٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/١٣٣، الرقم: ١١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٢٨٩۔

سے اوپر اٹھانا شروع کیں تو لوگوں نے اسے زجر وتوبیخ کرنا شروع کی جب حضور ﷺ نے اپنی قمیض مبارک اس مقام تک اٹھا لی جہاں کہ آپ ﷺ نے اس کو کچوکا لگایا تھا تو اس شخص نے چھڑی پھینک دی اور آپ ﷺ کے جسم اقدس کو چومنے لگا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ سے اس کے وسیلہ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ﷺ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام عبد الرزاق اور ابن قانع نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۴۸/ ۲۵. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی الله عنه أَنَّهُ أُصِيبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلَى وَجْنَتِهِ، فَأَرَادُوا أَنْ يَقْطَعُوْهَا، فَسَأَلُوا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَا، فَدَعَا بِهِ، فَغَمَزَ حَدَقَتَهُ بِرَاحَتِهِ، فَكَانَ لَا يُدْرَى أَيُّ عَيْنَيْهِ أُصِيبَتْ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت قتادہ بن نعمان رضی الله عنه سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن (تیر لگنے

۲۵–۲۷: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۳/ ۱۲۰، الرقم: ۱۵۴۹، وفي المفاريد، ۱/ ۶۳، الرقم: ۶۱، والحاكم في المستدرك، ۳/ ۳۳۴، الرقم: ۵۲۸۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۴۰۰، الرقم: ۳۲۳۶۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۹/ ۸، الرقم: ۱۲، وأبو عوانة في المسند، ۴/ ۳۴۸، الرقم: ۶۹۲۹، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/ ۱۸۷، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۴۹/ ۲۷۹-۲۸۲، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲/ ۳۳۳، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۷/ ۴۳۰، الرقم: ۸۱۴، وفي الإصابة، ۴/ ۲۰۸، الرقم: ۴۸۸۸، وابن قانع في معجم الصحابة، ۲/ ۳۶۱، وابن كثير في البداية والنهاية، ۳/ ۲۹۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۲۹۷، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ۱/ ۴۶۴۔

سے) ان کی آنکھ ضائع ہوگئی اور آنکھ کی سیاہی چہرے پر بہہ گئی۔ دیگر صحابہ نے اسے کاٹ دینا چاہا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرما کر آنکھ کو دوبارہ اس کے مقام پر رکھ دیا۔ سو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ اس طرح ٹھیک ہوگئی کہ معلوم بھی نہ ہوتا تھا کہ کون سی آنکھ خراب ہے۔''

اس حدیث کو امام ابو یعلی اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔

۴۹/۲۶. وفي رواية: فَرَدَّهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ فَاسْتَوَتْ وَرَجَعَتْ وَكَانَتْ أَقْوَى عَيْنَيْهِ وَأَصَحَّهُمَا بَعْدَ أَنْ كَبُرَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے واپس لوٹا دیا اور اسے اس کی (اصل) جگہ برابر کر دیا اور یہ آنکھ صحیح ہونے کے بعد دوسری آنکھ سے بھی (بینائی میں) قوی تر اور صحیح تر تھی۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۵۰/۲۷. وفي رواية: عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أُصِيْبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَوَقَعَتْ عَلَى وَجْنَتِهِ فَرَدَّهَا النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ فَكَانَتْ أَصَحَّ عَيْنَيْهِ وَأَحَدَّهُمَا. وفي رواية: فَكَانَتْ أَحْسَنَ عَيْنَيْهِ وَأَحَدَّهُمَا. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ

''اور ایک روایت میں حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ اُحد کے دن ان کی آنکھ میں کوئی چیز لگی اور ان کی آنکھ (کا ڈھیلا نکل کر) ان کے رخسار پر گر پڑا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اسے لوٹا دیا تو یہ آنکھ ان کی دوسری آنکھ سے صحیح ترین اور تیز ترین تھی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ آنکھ ان کی دوسری آنکھ سے حسین ترین اور تیز ترین بصارت والی تھی۔''

اسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٥١/٢٨. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رضی الله عنه يَقُوْلُ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نِسْيَانَ الْقُرْآنِ فَضَرَبَ صَدْرِي بِيَدِهِ فَقَالَ: يَا شَيْطَانُ اخْرُجْ مِنْ صَدْرِ عُثْمَانَ، قَالَ عُثْمَانُ: فَمَا نَسِيْتُ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدُ أَحْبَبْتُ أَنْ أَذْكُرَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عثمان بن ابو العاص رضی الله عنه سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں قرآن کو بھول جاتا تھا تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: یا رسول ﷺ ! میں قرآن یاد کرتا ہوں اور بھول جاتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے میری چھاتی پر اپنا دست اقدس مارا اور فرمایا: اے شیطان عثمان کے سینہ سے نکل جا حضرت عثمان رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے جو چیز بھی یاد کرنا چاہی وہ کبھی نہ بھولی۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٢/٢٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ شَابٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَيُخِفُّ فِي حَوَائِجِهِ، فَقَالَ: سَلْنِي حَاجَةً فَقَالَ: اُدْعُ اللهَ تَعَالَى لِي بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَتَنَفَّسَ وَقَالَ: نَعَمْ، وَلَكِنْ أَعِنِّي بِكَثْرَةِ

٢٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/٤٧، الرقم: ٨٣٤٧، والحارث في المسند، ٢/٩٣٢، الرقم: ١٠٢٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٣۔

٢٩-٣٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/٢٤٥، الرقم: ٢٠٢٩، وفي المعجم الأوسط، ٣/٦٣، الرقم: ٢٤٨٨، وابن المبارك في الزهد، ١/٤٥٥، الرقم: ١٢٨٧، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/٣٢٩، الرقم: ٣١٩، والعسقلاني في الإصابة، ٦/١٢٥، وقال: رواه البزار۔

السُّجُوْدِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہا کرتا تھا اور اپنی ذاتی ضروریات بیان نہ کرتا پس آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے مانگو (جو کچھ بھی چاہے) پس اس نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرے لئے جنت کی دعا فرمائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سر انور اوپر اٹھایا، سانس لیا اور فرمایا، ٹھیک ہے لیکن کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۳/ ۳۰. وفي رواية لابن مبارک: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ أَنَّ رَجُـلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِکَ قَالَ: أَعِنِّي بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

’’اور ابن مبارک کی ایک روایت میں ہے کہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے (بھی) آپ کی شفاعت کے مستحقین میں سے بنا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (تم بھی میری شفاعت کے اہل لوگوں میں سے ہو جاؤ گے) مگر تم کثرت سجود کے ساتھ میری مدد کرو۔‘‘

۵۴/ ۳۱. عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ

۳۱: أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ٥/ ٢٦٢، الرقم: ٥٢٨٥، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/ ٣٣، الرقم: ٧، والفريابي في دلائل النبوة، ١/ ٧٢، الرقم: ٣٨، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٤/ ٣٤٦، والحارث في المسند، ٢/ ٦٢٦، الرقم: ٥٩٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/ ٢٠٤، والمزي في تهذيب الکمال، ٩/ ٤٤٨۔

النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَبَلَغَنِي أَنَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يُرْسِلَ جَيْشًا إِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رُدَّ الْجَيْشَ فَأَنَا لَکَ بِإِسْلَامِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ قَالَ: افْعَلْ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ فَأَتَى وَفْدٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ ﷺ بِإِسْلَامِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ...... إلى أن قال: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَدُلَّنِي عَلَى رَجُلٍ أُوَلِّيْهِ فَدَلَلْتُهُ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْوَفْدِ فَوَلَّاهُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ لَنَا بِئْرًا إِذَا كَانَ الشِّتَاءُ وَسِعْنَا مَاؤُهَا فَاجْتَمَعْنَا عَلَيْهِ وَإِذَا كَانَ الصَّيْفُ قَلَّ وَتَفَرَّقْنَا عَلَى مِيَاهٍ حَوْلَنَا، وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ الْيَوْمَ أَنْ نَتَفَرَّقَ. كُلُّ مَنْ حَوْلَنَا عَدُوٌّ، فَادْعُ اللهَ يَسَعْنَا مَاؤُهَا، فَدَعَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَنَقَدَهُنَّ فِي كَفِّهِ ثُمَّ قَالَ: إِذَنِ اسْتَمَوْهَا فَأَلْقُوْا وَاحِدَةً وَاحِدَةً، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فَمَا اسْتَطَاعُوْا أَنْ يَنْظُرُوْا إِلَى قَعْرِهَا بَعْدُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ وَالْفِرْيَابِيُّ.

’’صحابی رسول حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اسلام پر آپ ﷺ کی بیعت کی اس کے بعد وہ طویل حدیث بیان کر کے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا ایک کنواں ہے، جب سردیوں کا موسم ہو تو اس کا پانی ہمارے لیے کافی ہوتا ہے اور وہ ہماری ضرورت پوری کرتا ہے لیکن جب گرمی آتی ہے تو اس کا پانی کم ہو جاتا ہے اور ہمیں پانی پینے کیلئے اردگرد جانا پڑتا ہے جبکہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں اور ہمارے اردگرد سب ہمارے دشمن ہیں تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کنویں کا پانی بڑھا دے اور ہم اس کو جمع کر لیں اور ہمیں پانی پینے کیلئے ادھر ادھر نہ جانا پڑے۔ آپ ﷺ نے سات کنکریاں منگوائیں اور انہیں اپنے ہاتھ میں گھمایا اور پھر دعا فرمائی اور پھر فرمایا ان کنکریوں کو لے جاؤ اور جب تم اپنے کنویں پر پہنچو تو ایک ایک کر

کے ان کنکریوں کو اس میں ڈالتے جانا اور اس پر اللہ عزّوجلّ کا نام لینا۔ حضرت حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ایسا ہی کیا جیسا کہ آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا تو اس کے بعد (کنویں کا پانی اتنا بڑھ گیا کہ) ہم کنویں کی تہہ کو کبھی نہ دیکھ سکے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، اصبہانی اور فریابی نے روایت کیا ہے۔

٣٢/٥٥. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَبِكَفِّي سَلْعَةٌ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، هٰذِهِ السَّلْعَةُ قَدْ أَذَتْنِي تَحُوْلُ بَيْنِي وَبَيْنَ قَائِمَةِ السَّيْفِ أَنْ أَقْبِضَ عَلَيْهِ وَعَنْ عِنَانِ الدَّآبَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُدْنُ مِنِّي فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: افْتَحْ يَدَکَ فَفَتَحْتُهَا ثُمَّ قَالَ: اِقْبِضْهَا فَقَبَضْتُهَا قَالَ: اُدْنُ مِنِّي فَدَنَوْتُ مِنْهُ قَالَ: افْتَحْهَا فَفَتَحْتُهَا فَنَفَثَ فِي كَفِّي ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى السَّلْعَةِ فَمَا زَالَ يَطْحَنُهَا بِكَفِّهِ حَتَّى رَفَعَ عَنْهَا وَمَا أَرَى أَثَرَهَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد الرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ میرے ہاتھ پر پھوڑا تھا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس پھوڑے نے مجھے بہت تکلیف دی ہے اور اس کی وجہ سے میں تلوار کا دستہ

٣٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧/٣٠٦، الرقم: ٧٢١٥، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤/٢٥٠، الرقم: ٢٦٩٤، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٦٩٧، الرقم: ١١٦٣، والعسقلاني في الإصابة، ٣/٣٣١، الرقم: ٣٨٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٨۔

بھی مضبوطی سے پکڑنے اور سواری کے جانور کو قابو کرنے سے معذور ہوں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آؤ پس میں آپ ﷺ کے قریب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا ہاتھ کھولو میں نے اپنا ہاتھ کھولا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مٹھی بند کرو پھر میں نے اسے بند کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آؤ پس میں آپ ﷺ کے قریب ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کھولو تو میں نے کھولا تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھ پر پھونک ماری پھر آپ ﷺ نے اس پھوڑے پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور اس کو مسلسل دباتے رہے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس ہٹایا تو اس پھوڑے کا نام ونشان تک باقی نہ تھا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٥٦/٣٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ تُعِيْنَنِي بِشَيءٍ قَالَ: مَا عِنْدِي شَيءٌ وَلَكِنْ إِذَا كَانَ غَدًا فَأْتِنِي بِقَارُوْرَةٍ وَاسِعَةِ الرَّأْسِ وَعُوْدِ شَجَرَةٍ وَآيَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَنْ تَدُقَّ نَاحِيَةَ الْبَابِ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ فِي الْغَدِّ أَتَاهُ بِقَارُوْرَةٍ وَاسِعَةِ الرَّأْسِ، وَعُوْدِ شَجَرَةٍ، فَيَجْعَلُ النَّبِيُّ ﷺ

٣٣: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١/١١٧، الرقم: ١١٨، ١١/١٨٦، الرقم: ٦٢٩٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١٩٠، الرقم: ٢٨٩٥، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٥٩، الرقم: ٤١، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٦/٢٣، الرقم: ٣٠٥٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٤٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٢٥٦، ٨/٢٨٣، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/٤٤، والمناوي في فيض القدير، ٥/٨٠۔

يَسْلِتُ الْعَرَقَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ حَتَّى امْتَلَأَتِ الْقَارُوْرَةَ فَقَالَ: خُذْهَا وَأْمُرُ ابْنَتَکَ أَنْ تَغْمِسَ هَذَا الْعُوْدَ فِي الْقَارُوْرَةِ وَتَطَيَّبُ بِهَ. قَالَ: فَكَانَتْ إِذَا تَطَيَّبَتْ شَمَّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ رَائِحَةَ ذَلِکَ الطِّيْبِ، فَسُمُّوا بَيْتَ الْمُطَيِّبِيْنَ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیٹی کی شادی ہے اور میری یہ خواہش ہے کہ آپ میری مدد فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم کل ایک کھلے منہ والی شیشی اور ایک لکڑی لے کر آنا اور میرے لئے تمہاری پہچان یہ ہوگی کہ تم دروازے پر دستک دینا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگلے دن وہ کھلے منہ والی شیشی اور لکڑی لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے لکڑی سے اپنے بازوؤں پر سے پسینہ اکٹھا کر کے اس شیشی میں ڈالنا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ شیشی بھر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے اس شخص کو فرمایا کہ یہ لے جاؤ اور اپنی بیٹی سے جاکر کہو کہ اس لکڑی کو اس شیشی میں ڈبو کر نکالے اور پھر اپنے آپ کو اس سے خوشبو لگائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اس نے وہ خوشبو لگائی تو پورا شہر مدینہ اس خوشبو سے مہک اٹھا اور اسی بناء پر ان کے گھر کا نام ’’خوشبو والوں کا گھر‘‘ پڑ گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی، طبرانی اور اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

٣٤/٥٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ

٣٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٦٥١، الرقم: ٦٣٩٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٣٤، الرقم: ٥٤٣٠، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٤/١٢٤، الرقم: ٢٠٩٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١١٤۔

شُجَّ النَّبِيُّ ﷺ فِي جَبْهَتِهِ فَأَتَاهُ مَالِکُ بْنُ سِنَانٍ رضي الله عنه (وَهُوَ وَالِدُ أَبِي سَعِيْدٍ) فَمَسَحَ الدَّمَ عَنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَزْدَرَدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَی مَنْ خَالَطَ دَمِي دَمَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلَی مَالِکِ بْنِ سِنَانٍ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ اُحد کے دن حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک پر زخم آ گیا۔ آپ ﷺ کے پاس حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ آئے (یہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے والد ہیں) انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک سے خون صاف کرنے لگے اور پھر اس خون مبارک کو (اپنے ہونٹوں سے چوس کر حلق کے اندر) نگل لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ اس شخص کو دیکھے جس کے خون کے ساتھ میرا خون مل چکا ہے تو وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور شیبانی نے روایت کیا ہے۔

٥٨/ ٣٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ أَبَاهُ مَالِکَ بْنُ سَنَانٍ رضي الله عنه لَمَّا أُصِيْبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ يَوْمَ أُحُدٍ مَصَّ دَمَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَازْدَرَدَهُ فَقِيْلَ لَهُ: أَتَشْرَبُ الدَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَشْرَبُ دَمَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَالَطَ دَمِي بِدَمِهِ لَا تَمَسُّهُ النَّارُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت مالک بن

٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٩/ ٤٧، الرقم: ٩٠٩٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٧٠۔

سنان رضی اللہ عنہ غزوہ اُحد میں حضور نبی اکرم ﷺ کے (چہرۂ اقدس پر آنے والے) زخم مبارک کو (اپنی زبان سے) چاٹنے اور (اس میں سے بہنے والا خون) چوسنے لگے۔ جس سے زخم کی جگہ چمکنے لگی ان سے کہا گیا کہ کیا تم خون پی رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں میں حضور نبی اکرم ﷺ کا (پاک) خون پی رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے خون سے میرا خون مل گیا اسے دوزخ کی آگ کبھی نہیں چھوئے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۶/۵۹. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ شَدِيْدَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَمَرَّ بِهِمْ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ، لَوْ شَاءَ صَاحِبُكُمْ لَمُطِرْتُمْ مَا شِئْتُمْ وَلَكِنَّهُ لَا يُحِبُّ ذَلِکَ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَوْلِ الْيَهُوْدِيِّ فَقَالَ: أَوْ قَدْ قَالَ ذَلِکَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: إِنِّي لَأَسْتَنْصِرُ بِالسَّنَةِ عَلَى أَهْلِ نَجْدٍ وَإِنِّي لَأَرَى السَّحَابَ خَارِجَةً مِنَ الْعَيْنِ فَأُكْرِهُهَا مَوْعِدُكُمْ يَوْمَ كَذَا اسْتَسْقَى لَكُمْ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ ذَلِکَ غَدَا النَّاسُ فَمَا تَفَرَّقَ النَّاسُ حَتَّى أُمْطِرُوْا مَا شَاؤُوْا فَمَا أَقْلَعَتِ السَّمَاءُ جُمُعَةً.

رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ بیان کرتی ہیں کہ (ایک دفعہ) عہد نبوی ﷺ میں لوگوں کو سخت قحط سالی پہنچی تو ان لوگوں کے پاس سے ایک یہودی کا گزر ہوا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! اگر تمہارے آقا محمد (ﷺ) چاہیں تو تم پر تمہاری حسب منشاء بارش برسائی جا سکتی ہے لیکن وہ ایسا پسند نہیں کرتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو

۳۶: أخرجه الشافعي في المسند، ۱/۷۹، وفي كتاب الأم، ۱/۲۴۷۔

یہودی کے اس قول کی خبر دی گئی تو (یہ سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس نے اس طرح کہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: میں بادل کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ چشمے سے نکل رہا ہے۔ میں تم سے صرف وعدہ ناپسند کرتا ہوں۔ بلکہ میں فلاں دن تمہیں سیراب کروں گا۔ پس جس دن (وہ وعدہ کا) دن آیا تو لوگ ابھی منتشر بھی نہیں ہوئے تھے کہ ان کی حسب منشاء بارش برسنے لگی۔ اور جس دن بارش برسی وہ جمعہ کا دن تھا۔‘‘

اسے امام شافعی نے روایت کیا ہے۔

٦٠/٣٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَحَمَلَ خَالِدُ بْنُ وَلِيْدٍ رضی اللہ عنہ حَتَّى جَاوَزَهُمْ وَسَارَ لِجِبَالِ مُسَيْلَمَةَ وَجَعَلَ يَتَرَقَّبُ أَنْ يَصِلَ إِلَيْهِ فَيَقْتُلَهُ ثُمَّ رَجَعَ ثُمَّ وَقَفَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ وَدَعَا الْبَرَّازَ وَقَالَ: أَنَا ابْنُ الْوَلِيْدِ الْعُوْدِ أَنَا ابْنُ عَامِرٍ وَزَيْدٍ ثُمَّ نَادَى بِشِعَارِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَكَانَ شِعَارُهُم يَوْمَئِذٍ ’’يَا مُحَمَّدَاهُ‘‘. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (طویل روایت میں) بیان کرتے ہیں کہ ’’(جنگ یمامہ کے موقع پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھایا اور لشکر سے گزر کر مسیلمہ کذاب کے مستقر پہاڑ کی طرف چل دیئے اور انتظار کرنے لگے کہ وہ اس تک پہنچ کر اسے قتل کر دیں۔ پھر وہ لوٹ آئے اور دونوں لشکروں کے درمیان کھڑے ہو کر بلند آواز سے فرمایا ’’میں ولید کا بیٹا ہوں، میں عامر و زید کا بیٹا ہوں۔ پھر انہوں نے مسلمانوں کا مروجہ نعرہ بلند کیا اور ان دنوں ان کا جنگی نعرہ ’’یا محمداہ

٣٧: أخرجه الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢/ ٢٨١، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/ ٣٢٤۔

صلى الله عليك وسلم‘‘ (یا محمد! مدد فرمائیے) تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبری اور ابن کثیر نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

بَابٌ فِي التَّوَسُّلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ وَفَاتِهِ وَبِآثَارِهِ

﴿حضور ﷺ کے وصالِ مبارک کے بعد آپ کی ذاتِ اقدس اور آثارِ مبارکہ سے توسُّل﴾

۱/۶۱. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، ۳/۱۳۳۵، الرقم: ۳۴۴۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ۴/۱۹۶۲، الرقم: ۲۵۳۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۷، الرقم: ۱۰۵۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۱/۸۶، الرقم: ۴۷۶۸۔

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں رہا ہو؟ پس وہ لوگ کہیں گے: ہاں، تو انہیں (ان صحابہ کرام کے توسل سے) فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے: ہاں، تو پھر انہیں (ان تابعین کے توسل سے) فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک کثیر جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پانے والوں کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے کہ ہاں! تو انہیں (تبع تابعین کے توسل سے) فتح دے دی جائے گی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۶۲. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه كَانَ إِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما. **فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ:**

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: سُؤَالِ النَّاسِ الإمام الاستسقاء إِذا قَحَطُوا، ۱/۳۴۲، الرقم: ۹۶۴، وفي كتاب: فضائل الصحابة، باب: ذكر العَبَّاسِ بنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما، ۳/۱۳۶۰، الرقم: ۳۵۰۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۲/۳۳۷، الرقم: ۱۴۲۱، وابن حبان في الصحيح، ۷/۱۱۰، الرقم: ۲۸۶۱، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳/۴۹، الرقم: ۲۴۳۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/۳۵۲، الرقم: ۶۲۲۰، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۱/۲۷۰، الرقم: ۳۵۱، واللالكائي في كرامات الأولياء، ۱/۱۳۵، الرقم: ۸۷، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۲/۸۱۴، وابن جرير الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۴/۴۳۳۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

فَيُسْقَوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قحط پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کیا کرتے تھے اور (بارگاہِ الٰہی میں) یوں عرض کرتے: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرّم ﷺ کو وسیلہ بنایا کرتے تھے اور تُو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی مکرم ﷺ کے چچا جان کو وسیلہ بناتے ہیں۔ پس ہم پر بارش برسا۔ راوی نے بیان کیا پس ان پر بارش برسا دی جاتی۔''

اسے امام بخاری، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۳/۶۳. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ: انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُوْلُوْنَ: هَلْ فِيْهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ، فَيُقَالُ: انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ: انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ يَعْلَى.

www.MinhajBooks.com

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ۴/۱۹۶۲، الرقم: ۲۵۳۲، وأبو يعلى في المسند، ۲/۲۶۳، الرقم: ۹۷۳۔

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں وہ ایک لشکر کو جنگ کے لئے روانہ کریں گے، لوگ کہیں گے کہ دیکھو ان میں حضور نبی اکرم ﷺ کا کوئی صحابی بھی ہے؟ پھر ایک شخص مل جائے گا اور انہیں اس کے توسل سے فتح حاصل ہوجائے گی، پھر ایک دوسرا لشکر روانہ کیا جائے گا۔ لوگ کہیں گے: کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھا ہو؟ پھر اس کے توسل سے انہیں فتح حاصل ہوجائے گی، پھر ایک تیسرا لشکر روانہ کیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا: دیکھو کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھنے والے کو دیکھا ہو (پھر ان کے توسل سے انہیں فتح حاصل ہوگی)، پھر ایک چوتھا لشکر روانہ کیا جائے گا پھر کہا جائے گا دیکھو تم ان میں سے کوئی ایسا شخص دیکھتے ہو، جس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کے دیکھنے والوں میں سے کسی ایک شخص کو دیکھا ہو؟ پھر ایک شخص مل جائے گا اور اس کے توسل سے فتح حاصل ہو جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٤/٦٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما **أَنَّهُ قَالَ: اسْتَقَی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ** رضی الله عنه **عَامَ الرِّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ** رضي الله عنهما **فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، هَذَا عَمُّ نَبِيِّکَ الْعَبَّاسُ، نَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِهِ، فَاسْقِنَا، فَمَا بَرِحُوا حَتَّی سَقَاهُمُ اللهُ قَالَ: فَخَطَبَ عُمَرُ** رضی الله عنه **النَّاسَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ** ﷺ

٤-٦: أخرجه الحاکم في المستدرک، ٣/٣٧٧، الرقم: ٥٤٣٨، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٣/٩٨، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٩٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٢/٤٩٧، والسيوطي في الجامع الصغير، ١/٣٠٥، الرقم: ٥٥٩، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ٤/٢٧٧، والسبکي في شفاء السقام، ١/١٢٨، والمبارکفوري في تحفة الأحوذی، ٩/٣٤٨، والمناوي في فيض القدير، ٥/٢١٥۔

كَانَ يَرَى لِلْعَبَّاسِ مَا يَرَى الْوَلَدُ لِوَالِدِهِ، يُعَظِّمُهُ وَيُفَخِّمُهُ وَيُبِرُّ قَسَمَهُ، فَاقْتَدُوا، أَيُّهَا النَّاسُ، بِرَسُوْلِ اللهِ فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ، وَاتَّخِذُوْهُ وَسِيْلَةً إِلَى اللهِ عزوجل فِيْمَا نَزَلَ بِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عام الرمادہ (یعنی قحط و ہلاکت کے سال) میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کو وسیلہ بنایا اور اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگی۔ پھر لوگوں سے خطاب فرمایا: اے لوگو! حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ویسا ہی سمجھتے تھے جیسے بیٹا باپ کو سمجھتا ہے۔ (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بمنزلہ والد سمجھتے تھے) آپ ﷺ ان کی تعظیم و توقیر کرتے اور ان کی قسموں کو پورا کرتے تھے۔ اے لوگو! تم بھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کرو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ بناؤ تاکہ وہ تم پر (بارش) برسائے۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۶۵/ ۵. وقال العسقلاني في ''الفتح'': أَنَّ الْعَبَّاسَ رضي الله عنه لَمَّا اسْتَسْقَى بِهِ عُمَرُ رضي الله عنه قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَمْ يَنْزِلْ بَلَاءٌ إِلَّا بِذَنْبٍ وَلَمْ يُكْشَفْ إِلَّا بِتَوْبَةٍ، وَقَدْ تَوَجَّهَ الْقَوْمُ بِي إِلَيْکَ لِمَكَانِي مِنْ نَبِيِّکَ، وَهَذِهِ أَيْدِيْنَا إِلَيْکَ بِالذُّنُوْبِ، وَنَوَاصِيْنَا إِلَيْکَ بِالتَّوْبَةِ، فَاسْقِنَا الْغَيْثَ. فَأَرْخَتِ السَّمَاءُ مِثْلَ الْجِبَالِ حَتَّى أَخْصَبَتِ الْأَرْضُ وَعَاشَ النَّاسُ.

''امام عسقلانی نے فتح الباری میں بیان کیا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارش کے لئے توسّل کیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی: ''اے

اللہ! بلائیں ہمارے گناہوں ہی کی وجہ سے نازل ہوتی ہیں اور توبہ سے ہی ٹلتی ہیں۔ اس قوم نے تیرے نبی ﷺ کے ساتھ میرے تعلق کا وسیلہ اختیار کیا ہے اور ہمارے ہاتھ اپنے گناہوں کی توبہ کے لئے تیری بارگاہ میں اٹھے ہوئے ہیں اور ہماری پیشانیاں توبہ کے لئے (تیری بارگاہ میں) جھکی ہوئی ہیں۔ پس تو ہمیں بارش عطا فرما۔'' ان کی یہ دعا ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ آسمان پر اس طرح بادل چھا گئے جیسے پہاڑ ہوں۔''

٦/٦٦. وَأَخْرَجَ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ دَاوُدَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: اسْتَسْقَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ عَامَ الرِّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فذكر الحديث وفيه فَخَطَبَ النَّاسَ عُمَرُ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرَى لِلْعَبَّاسِ مَا يَرَى الْوَلَدُ لِلْوَالِدِ فَاقْتَدَوْا، أَيُّهَا النَّاسُ، بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ، وَاتَّخِذُوْهُ وَسِيْلَةً إِلَى اللهِ ...... وَفِيْهِ، فَمَا بَرِحُوْا حَتَّى سَقَاهُمُ اللهُ.

وقال الشيخ تقي الدين السّبكي (٧٥٦هـ): وكذالک يجوز مثل هذا التوسّل بسائر الصّالحين، وهذا شيء لا يُنْكِرُهُ مسلم، بل مَنْ يَدِيْنُ بملة من الملل.(١)

''اور امام عسقلانی نے ہی امام داود کے طریق سے روایت بیان کیا ہے۔ انہوں نے عطاء سے، انہوں نے حضرت زید بن اسلم سے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کے طریق سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عمرص نے عام الرّمادہ (قحط والے سال) حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا محترم

(١) أخرجه تقي الدين السبكي في شفا السقام في زيارة خير الأنام، ١٠/١٢٨۔

حضرت عباس بن عبد المطلب ص کے توسل سے بارش طلب کی، پھر آگے پوری حدیث ذکر کی جس میں ہے کہ پس حضرت عمر ص نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ایسے ہی سمجھتے تھے، جیسے ایک بیٹا اپنے والد کو دیکھتا ہے، پس اے لوگو! آپ ﷺ کے چچا کے حق میں، حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتدا کرو اور انہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں وسیلہ پکڑو۔ اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ لوگ اسی حالت میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے (اس وسیلہ سے) انہیں سیراب فرما دیا۔‘‘

’’اور امام تقی الدین سبکی نے اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا: ’’اس طرح اس واقعہ سے تمام صالحین کرام سے توسل کا جواز ثابت ہوتا ہے اور یہ ایسی چیز ہے جس کا مسلمانوں نے انکار نہیں کیا بلکہ ادیان میں سے کسی بھی دین کے پیروکاروں نے توسل کا انکار نہیں کیا ہے۔‘‘

۶۷/۷. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ثُمَّ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُ الْجَيْشُ مِنْ جُيُوْشِهِمْ فَيُقَالُ: هَلْ أَحَدٌ صَحِبَ مُحَمَّدًا ﷺ فَتَسْتَنْصِرُوْنَ بِهِ فَتَنْتَصِرُوْا؟ ثُمَّ يُقَالُ: مَنْ صَحِبَ مُحَمَّدًا ﷺ؟ فَيُقَالُ: لَا. فَمَنْ صَحِبَ أَصْحَابَهُ؟ فَيُقَالُ: لَا. فَيُقَالُ: مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَهُ؟ فَلَوْ أُسْمِعُوْا بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْبَحْرِ لَأَتَوْهُ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ حُمَيْدٍ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ضرور بالضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کے لشکروں میں سے ایک لشکر جہاد کے لئے نکلے گا پس کہا جائے گا کہ کیا کوئی حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی ہے؟ جس کے ذریعے تم

۷: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٤/١٣٢، الرقم: ٢١٧٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣١٣، الرقم: ١٠٢٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٨۔

نصرت طلب کرو تو فتح یاب ہو جاؤ، پھر کہا جائے گا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی کون ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں۔ پھر کہا جائے گا کوئی تابعی ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں۔ پھر کہا جائے گا کوئی تبع تابعی ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں ہے اور اگر وہ اس کے متعلق سمندر کے اس پار سے اس کے بارے میں سنتے تو ضرور اس کے پاس آ جاتے۔‘‘

اسے امام ابو یعلی اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

۶۸/۸. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا لِرِجْلِکَ؟ قَالَ: اجْتَمَعَ عَصَبُهَا مِنْ هَاهُنَا. فَقُلْتُ: ادْعُ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْکَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، فَانْبَسَطَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبد الرحمن بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے کہ ان کا پاؤں سن ہوگیا تو میں نے ان سے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمن! آپ کے پاؤں کو کیا ہوا ہے؟ توانہوں نے فرمایا: یہاں سے میرے پٹھے کھینچ گئے ہیں تو میں نے عرض کیا: تمام لوگوں میں سے جو ہستی آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اسے یاد کریں، تو انہوں نے یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) کا نعرہ بلند کیا (راوی بیان کرتے ہیں کہ) اسی وقت ان کے اعصاب کھل گئے۔‘‘

۸–۱۱: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ۱/۳۳۵، الرقم: ۹۶۴، وابن الجعد في المسند، ۱/۳۶۹، الرقم: ۲۵۳۹، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۴/۱۵۴، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ۱۴۱ـ۱۴۲، الرقم: ۱۶۸ـ۱۷۰، ۱۷۲، والقاضي عياض في الشفا، ۱/۴۹۸، الرقم: ۱۲۱۸، ويحيى بن معين في التاريخ، ۴/۲۴، الرقم: ۲۹۵۳، والمناوي في فيض القدير، ۱/۳۹۹، والمزي في تهذيب الكمال، ۱۷/۱۴۲۔

اس حدیث کو امام بخاری نے الأدب المفرد میں اور ابن السنی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۶۹/۹. وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ، فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدَاه، فَقَامَ فَمَشَى. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ.

’’ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ چل رہا تھا کہ ان کی ٹانگ سن ہوگی، تو وہ بیٹھ گئے، پھر انہیں کسی نے کہا کہ لوگوں میں سے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے، اسے یاد کریں۔ تو انہوں نے کہا: یا محمداہ! (اے محمد صلی اللہ علیك وسلم!) ان کا یہ کہنا تھا کہ وہ اٹھ کر چلنے لگ گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

۷۰/۱۰. وفي رواية: خَدِرَتْ رِجْلُ رَجُلٍ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، فَذَهَبَ خَدِرُهُ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ.

’’ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے کسی شخص کی ٹانگ سن ہوگئی تو انہوں نے اس شخص سے فرمایا: لوگوں میں سے جو تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہے، اسے یاد کرو، تو اس شخص نے یا محمد (صلی اللہ علیك وسلم) کا نعرہ لگایا تو اسی وقت اس کے پاؤں کا سن ہونا جاتا رہا۔‘‘

اس روایت کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

٧١/١١. وفي رواية: عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنَشٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَخَدِرَتْ رِجْلُهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْکَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ صلى الله عليك وسلم، فَقَالَ: فَقَامَ فَكَأَنَّمَا نُشِّطَ مِنْ عِقَالٍ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ.

’’اور ایک روایت میں حضرت ہیثم بن حنش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ ایک آدمی کی ٹانگ سن ہوگئی، تو اسے کسی شخص نے کہا: لوگوں میں سے جو شخص تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، اسے یاد کر، تو اس نے کہا: یا محمد صلی اللہ علیک وسلم۔ راوی بیان کرتے ہیں: پس وہ یوں اٹھ کھڑا ہوا گویا باندھی ہوئی رسی سے آزاد ہوکر دوڑنے لگ گیا ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

٧٢/١٢. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَمِّهِ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ فِي حَاجَةٍ، فَكَانَ عُثْمَانُ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ، وَلَا يَنْظُرُ فِي حَاجَتِهِ، فَلَقِيَ ابْنَ حُنَيْفٍ، فَشَكَى ذٰلِکَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: ائْتِ الْمِيضَأَةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجِدَ، فَصَلِّ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ

١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/ ٣٠، الرقم: ٨٣١١، وفي المعجم الصغير، ١/ ١٨٣، الرقم: ٥٠٨، وفي الدعاء، ١/ ٣٢٠، الرقم: ١٠٥٠، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/ ١٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٢٣، ٢٧٤، الرقم: ١٠١٨، وقال: والحديث صحيح، والسبكي في شفاء السقام: ١٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/ ٢٧٩، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/ ٢٠١۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

إِلَيْکَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ، نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِکَ إِلَى رَبِّي، فَتَقْضِي لِي حَاجَتِي، وَتَذَکَّرُ حَاجَتَکَ، وَرُحْ حَتَّى أَرُوْحَ مَعَکَ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَالَ لَهُ، ثُمَّ أَتَى بَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی الله عنه، فَجَاءَ الْبَوَّابُ حَتَّى أَخَذَ بِيَدِهِ، فَأَدْخَلَهُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی الله عنه، فَأَجْلَسَهُ مَعَهُ عَلَى الطُّنْفُسَةِ، فَقَالَ: حَاجَتُکَ، فَذَکَرَ حَاجَتَهُ وَقَضَاهَا لَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا ذَکَرْتَ حَاجَتَکَ، حَتَّى کَانَ السَّاعَةَ وَقَالَ: مَا کَانَتْ لَکَ مِنْ حَاجَةٍ فَاذْکُرْهَا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ، فَلَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ، فَقَالَ لَهُ: جَزَاکَ اللهُ خَيْرًا، مَا کَانَ يَنْظُرُ فِي حَاجَتِي، وَلَا يَلْتَفِتُ إِلَيَّ حَتَّى کَلَّمْتَهُ فِيَّ، فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: وَاللهِ مَا کَلَّمْتُهُ، وَلَکِنِّي شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَأَتَاهُ ضَرِيْرٌ، فَشَکَى إِلَيْهِ ذِهَابَ بَصَرِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَتَصْبِرُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَيْسَ لِي قَائِدٌ وَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ائْتِ الْمِيضَأَةَ، فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ صَلِّ رَکْعَتَيْنِ، ثُمَّ ادْعُ بِهَذِهِ الدَّعْوَاتِ. قَالَ ابْنُ حُنَيْفٍ: فَوَ اللهِ، مَا تَفَرَّقْنَا، وَطَالَ بِنَا الْحَدِيْثُ، حَتَّى دَخَلَ عَلَيْنَا الرَّجُلُ کَأَنَّهُ لَمْ يَکُنْ بِهِ ضَرٌّ قَطُّ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْمُنْذَرِيُّ: وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اپنے چچا حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس کسی ضرورت سے آتا جاتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے اور اس کی ضرورت پر غور نہ فرماتے تھے۔ وہ شخص (عثمان) بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس کی بابت شکایت کی۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: لوٹا لاؤ اور وضو کرو، اس کے بعد مسجد میں آ کر

دو رکعت نماز پڑھو، پھر (یہ دعا) پڑھو: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف اپنے نبی محمد ﷺ نبی رحمت کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری یہ حاجت پوری فرما دے۔ (یہ دعا پڑھ کر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ) اور اپنی حاجت بیان کرو اور جاؤ یہاں تک کہ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں۔ پس وہ آدمی گیا اور اس نے وہی کیا جو اسے کہا گیا تھا۔ پھر وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا تو دربان نے اس کا ہاتھ تھاما اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس چٹائی پر بٹھایا اور پوچھا: تیری حاجت کیا ہے؟ تو اس نے اپنی حاجت بیان کی اور انہوں نے اسے پورا کیا۔ پھر انہوں نے اس سے کہا: تو نے اپنی اس حاجت کے بارے میں آج تک کیوں نہ بتایا؟ آئندہ تمہاری جو بھی ضرورت ہو مجھے بیان کرو۔ پھر وہ آدمی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے چلا گیا اور عثمان بن حنیف سے ملا اور ان سے کہا: اللہ آپ کو بہتر جزا دے، اگر آپ میری حاجت میں میری رہنمائی نہ فرماتے تو نہ تو وہ میری حاجت پر غور کرتے اور نہ میری طرف متوجہ ہوتے۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا یہ میں نے نہیں کہا بلکہ میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو دیکھا کہ ایک نابینا آدمی آیا اور آپ ﷺ سے اپنی بینائی چلے جانے کا شکوہ کیا، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تو صبر کر۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا کوئی خادم نہیں اور مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوٹا لیکر آؤ اور وضو کرو، ابن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! ہم لوگ نہ تو ابھی مجلس سے دور ہوئے اور نہ ہی ہمارے درمیان لمبی گفتگو ہوئی، حتی کہ وہ آدمی ہمارے پاس (اس حالت میں) آیا کہ گویا اسے کوئی اندھا پن ہی نہیں تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔